

کتاب الاحواب

لاونی بر مگیان

در عشق معرفت  
مصطفی ناریسی گرگوشتی

دفعه چهارم

حسب مالیش لاله حبیب

قیمت فی جلد ۴۸۰ ش ۱۶۸۱

CHECKED 1995

در مطبع ناریسی فی مانی به تمام تر این

طبع شد

۱۱۴۱۰

ح ۲۰۱

۱۱۴۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## لاونی برم گیان عشق و معرفت

پہل لکے مینوں کے حسین چو دیکھے پیلے بالکل  
ہر اک شاخ کندن اور نیم سے جڑی جڑ ہی ہوئے  
استاد شاستر سے بہی قیمت او کی برہم ہوئی

تھم لعل و یاقوت کی ٹہنی برگ نرم و موتی گل  
شبنم ہی لباس کے او کی برگ برگ پر پہوئی  
جیکے ماتھدین درخت کی ایک بھی جڑ ہی ہوئی

اوس درخت کی میوہ سے ہرم ٹیکے توحید کے گل

پہل لکے مینوں کی جس میں جو دیکھے پیلے بالکل

اوس درخت کی اوپر سے ہر ایک جانور نورانی  
وہ درخت نزدیکی ہے او کی خریدار رب کی

نبی مصح کی زمین اور فوارہ بلور کے مین  
سینکے پانی سے اوس میں کہو الی حج کی مین

سو دا اونسے بنے وہاں پر کے نہ جو کوئی شور و غل  
پہل لکے مینوں کے حسین چو دیکھے پیلے بالکل

بڑی سیقت کرمی ہے اپنی لکڑی سے سنیچا ہے  
کیا کوئی جانی گا کہ کو کون گتہ سنیچا ہے

اوس درخت کو مہنی تجیات اسے چاہے  
کسی سے کچھ نہیں کام کیا اپنی عزت سے سنیچا ہے

ہو وہ جب تیار تو شیدا بنا میرا بہ دل پہل  
پہل لکے مینوں کی جس میں جو دیکھے پیلے بالکل

اوستہ کے سپین ہم ٹانگہ پکڑتی ہیں	اکیس جاوین کہیں تو پہر ہم اوی شمع کو لوتی ہیں
جہان پر اپنا دل چاؤ بیسی ہی شہر بستہ ہیں	نہاڑی کی کہی کہ اوستہ قرآن پر طوطی ہیں
اوستہ کی ہوا لگو تو حکیم کی آنکھیں جاوین کہل	
پہل لے میو کی جسمیں جو دیکھے کیے بالکل	

### شرح اوسکی

تجہ خدا اور شاخ پیمبر لدا بادی میں کل	پہل پانچ سوین فقیر پور فرق نہ دھچکین بالکل
اوپر اوسکا سج ہی اور نیچے جکے لنگین دانی	اوستہ کی شبنم ہے اوسکی برگ برگ پیرا جالی
ماہ و مہر جو کی دیتی دن رات کہی ہیں کہو لی	لغت اوسکا تہی ہیں خجی دوجہان میں تے رالی

اپنے اپنے دین کے طائر کہی ہیں اوسپر تو غل	
پہل پانچ سوین فقیر پور مثنوی نہ دھچکین بالکل	
ترین کی آسمان ہے جہنم پہر کل آہان ہوا	وہا تے میکا نور تو میں ہی اگر سدا بہا ہوا
فخر ہی اوسکی خوشبو جسنی پانی سپر وہاں ہوا	شرح اوستہ کی طرح طرح حیدر شجرہ عیان ہوا

وحدت کی لذت اوس سے لیتا ہی میرا نہ مل	
پہل پانچ سوین فقیر پور فرق نہ دھچکین بالکل	

میرا اوسکی بابا آدم جس سے آدم میں دم ہے	سایا اوسکی قدرت اور عالم کیا ایک عالم ہے
ہوا ہی بابا جو جسے ہو گئی اوس پر کیا غم ہے	یاد آہی جو کہ کر دی ان بالوں سے محرم ہے

نظر اوسکو اوس کی حکمت کا پردہ گیا کہل	
پہل پانچ سوین فقیر پور فرق نہ دھچکین بالکل	

صلوات اوسکی قرآن جی سنی اوس پر تو ہوا	دلہن اپنی غور کیا کی سمجھے وہ خاموش ہوا
سلاز اوسکو کہلا کہ جکا ذرا دہر کو گشت ہوا	زبان کیچہ نہیں کہہ سکتا جو دلچیز اور خوش ہوا

نہاڑی کہی اوسکی سبوح میں تو پہر پانچ سوین کی مل	
---	--

پہلے میں اوسین فقیر کے فرق ہر ذرہ سمجھیں بالکل	
دیگر تانی اوسکی تو بجا دلدار کی اب تصویر کو کہیں	کمری اگر من مچھو تو بار کی اب تصویر کو کہیں جیسے اب جناب بجا پائلی تصویر کو کہیں نور ہی بتائی جو لہرائے کی تصویر کو کہیں
باغ باغ دل ہو ترانہ ار کے اب تصویر کو کہیں تانی اوسکی تو بجا دلدار کی اب تصویر کو کہیں	
تو ہی روشن خدا سے بادی کی تصویر کو کہیں اس جگہ سے بھی کی جتنی دل کی تصویر کو کہیں	شمع سے شمع روشن چاہ اوس کی تصویر کو کہیں پہر مایکا اوزا دان کی تصویر کو کہیں
شعاع ہوا روشن اوس کی اب تصویر کو کہیں تانی اوسکی تو بجا دلدار کی اب تصویر کو کہیں	
ٹوٹیں توٹی ہو گئیں دل کی تصویر کو کہیں قل ہو کجا اوس میں اس قاتل کی تصویر کو کہیں	بہی صورتیں گل گل ہوئیں اوس کی تصویر کو کہیں پہر مل ہو جا جو لبو سی اوس کی تصویر کو کہیں
دیگر پہلی تو سہارے سے اوس کی اب تصویر کو کہیں تانی اوسکی تو بجا دلدار کی اب تصویر کو کہیں	
تباہی اوسکی سے کہیں اس کی تصویر کو کہیں باری تیر جس میں اس کی تصویر کو کہیں	کر دلو آئینہ اور اسپین اس کی تصویر کو کہیں جسم سے کہہ کام تو جہیں اس کی تصویر کو کہیں
فارغ غم ہو جا دل غفار کی اب تصویر کو کہیں تانی اوسکی تو بجا دلدار کی اب تصویر کو کہیں	
بہر حق باری تعالیٰ کا بیشک ہے سجاد بار شانی نہیں اوس کا جس میں اس کی تصویر کو کہیں حشر کو متجاہدین کے آدم ایندم شرم ہار	الف اللہ کی گردندگی کیوں کہتے ہو لہجہ تعارف کردن کیا رب کی جیسا ہے رات بار ج جاکر باغ ارم میں حق لگائی ہیں اشجار



دو دین کا کلمہ پڑھ لو کافر چھوڑ دو دار و مدار	خدا خلق کی یاد کرو کیونکہ جو ہو ہو لو نہیں جاوے
ذکر کر اوس مع لے کا جسکے نور سے گل گلزار بابر حق باری تعالیٰ کا بیشک ہے سچا دربار	
زبان سے کہہ ہر دم خدا خدا مست ہو ہر بار شش کر کو مومنی چھوڑ دین بتی ہستی ہر بار ضرورت کر دینا بت بندگی میں مینا ہر بار	رجیم ہی ایک جیسا کل عالم میں ہے اسرار سرخ سن صحیح بات ہے اوسنی بنایا ہی سن صاحبی اوسکی فیکہو جسے بنایا تن حصار
طوفان آویکا حیدر نہیں کیسی کچی قطار بابر حق باری تعالیٰ کا بیشک ہے سچا دربار	
عقل کو کہتے ہو مصرع موزون کر پڑھ شاعر ف فیکین کہتا کہو صلیق لہو کو چلین غفار اک کفر کو دور کہا اوس ملک کی عالی سرکار	ظنا ہر کفر جہا میں کسی کرتا ہی متظار غم غصہ روز حشر کو زمین شق ہو پڑ جائے تیار ق قفل کو توڑی جو کوئی اوسکا ہوتا سد فائر
گل گرجو گرین نہیں اوسنے راضی پروردگار بابر حق باری تعالیٰ کا بیشک ہے سچا دربار	
م موریہ ہر شاویارن جتیا کافر سوار سی یاد کر خدا کو نہی ہو یار دنگی یار دو وصل ہوا وکی یاد میں لڑی ہو یاد دودو	ا لیس ہے اوسکی یاد میں وہی ہو راسیہ لار ہ ہر دم کر یاد آہی اپنے ذلیمت تو مار ن نکلیا جو رنج مت اوسے مرد سچو دھار
کہتے عشق حرفی دیسی شگہ نیار سی گاتے لکار بابر حق باری تعالیٰ کا بیشک ہے سچا دربار	
پیون می میں کیوں کہ زندہ نہ ہوں میرا کلام مئی دیک پیا لی ہر ہر چہ بر سر عام دے تو ہی پر یکے نے سیری نہ لگا وہ پھر جان	جد ہر کو دیکھو اوس ہر رشتہ آفتاب کی نام ہے چشم نہیں ہے ہمیں خدائی آپ گلابی جام دے چلی وہ باد صبا سحر نامہ ہر تہا تہا دم دے
کچھ جو اسکو حرام اوسکا کہنا پیتا حرام ہے	

بیون نہ می کیونکر زندہ رہوں میرا یہ کلام ہے	میر دل کے سینہ میں دو لون کجہ کا ہے	انکھیں تپن ہڑکی اور انکھیں ہارن ہے
کحل عالم میں سنا ہو تھے مستانہ میرا نام ہے	زبان میری کہتی ہے یہی لذت اسکی لا جواب ہے	جگر سے تلہ اوٹھی اور چستو نسی ٹپکی شراب ہے
بیون نہ می میں کیونکر زندہ رہوں میرا کلام ہے	باتوں سے کہتا تھا مجھ پر یا اسیم ہی عیش ہوا	نا سخن مجھ سے یہ تباہی و کمر دلیں ہو تیں ہوا
تیا سہی کے مجھ تو اس راہ کی دار کا پٹیا ملام ہے	کہا پیو نگا میں ہر دم اتنا کہ کراؤں موشی ہوا	چڑھا نہ شہ عیش کا اوکو جہاں فیرہ ہو تیں ہوا
بیون نہ می میں کیونکر زندہ رہوں میرا کلام ہے	آج پہن باقی نے دوبارہ ساغراب پلایا ہے	دلہن عور کو دکھا تو بہر دور ہمارا آیا ہے
کہا یہ عینے آنکھ ہمارے می وحدت کا گودام ہے	یہ جو شہ دشت کہاں سے تیرے نظرون سے ہمایا ہے	دیکھ میرے بدستی کو محتسب نے یہ فرمایا ہے
بیون نہ می میں کیونکر زندہ رہوں میرا کلام ہے	کہا میں نے ہر کوئی جبکہ وہ ہر کوئی طرح نہیں	باز کسی عیش کی ہنسی ذرا کیشت وچ نہیں
بیون نہ می میں کیونکر زندہ رہوں میرا کلام ہے	فیل کی کیا طاقت حج میں باز کو بل کر جیتے	عقل کو تو کچھ زور نہیں جو کہوڑوں سے چلا کر جیتے
بیون نہ می میں کیونکر زندہ رہوں میرا کلام ہے	رخ کا رخ پہر چاکہ وہ اس باز کو چمکے جیتے	بہر تو عشق کا دل ہی اس کو کیا پیدل کر جیتے
بیون نہ می میں کیونکر زندہ رہوں میرا کلام ہے	کہا میں نے ہر کوئی جبکہ وہ ہر کوئی طرح نہیں	میری سو کوئی اور جہان میں ادھیا کسی طرح نہیں
وہ کیا کہہ لگات کہ چکی قابو میں ہے نہ نہیں	جو کہ چاچ جو کا وہ مار گیا میری ہی یہی صدا	وزیر کا کیا دفتر عشق میں بادشاہ کی کلا
وہ کیا کہہ لگات کہ چکی قابو میں ہے نہ نہیں	جان بچ کر جو کہیلا وہ جیتا اس کو ملا خدا	ہم نے اپنی سر کی بازی لگا کر ہمیں جلا نوندا

[illegible]

عالم میں ہے صنم صنم میں عالم ہے اور ظالم کا	
چاہ میں اور میں چاہ میں اور میں کی قدرت خداقت میں شوخ شوخ میں کہا کہی میں ہی	قدرت میں ہے باغ باغ میں چین چین میں گل رنگت میں سس سس میں تارت میں پکا تارت
لذت میں توحید دی سنگ گہی خیال سن ہدم	
عالم میں ہے صنم صنم میں عالم ہے اور ظالم کا	
دلیر دلیر میں دل صنم میں ہم اور ہم میں صنم	دم ہدم میں میرا سدم نہیں ہے میرا ہدم
جان میر جان میں ہے وہ جان میر جان میں ہے تن بدن سب او میں ہے وہ آسک دی دریاں میں ہے	پران میں او میں میر وہ پیرا میر کے انہیں ہے ہر اک آن کے یار میں یار میرا ہر آن میں ہے
میں او میں ہوں مان میرے روم روم میں ہوں	
دم ہدم میں میرا سدم میں ہے میرا ہدم	
گل گلشن سدا میں ہے وہ گل گل گل گلشن ہے	یہیں ہے ایسی ہی او میں کہ وہ یہیں میں ہے
غنچہ دہن سب او میں ہیں ہر اک غنچہ دہن میں ہے	چمن چمنکا ہی او میں اور وہ چمنکی چمن میں ہے
میرے منہن سب وہ او کے نہیں ہیں ہے میں ہم	
دم ہدم میں میرا سدم میں ہے میرا ہدم	
گل جان روشن او میں روشن عالم گل میں ہے	بہر محبت کی مل او میں اور وہ او مل میں ہے
کا کل کی دلیں میرے دل او کے کا کل میں ہے	عاشق بلبل میں اس گل میں گل گل بلبل میں ہے
گل عالم میں نور او سی کا او کے نور میں گل عالم	
دم ہدم میں میرا سدم میں ہے میرا ہدم	
نور میں کی مٹانی نور او کی مٹانی میں ہے	جگر میں جانی میرا یہ جگر میرا جانی میں ہے
زندگانی ہی او میں میرے وہ میرے زندگانی میں ہے	نورانی میں سب او میں وہ نورانی میں ہے
نارسی کہی او میں فرق نہیں مجھ کو اپنی مر کی قسم	

دم بدم میں میرا سدم میں ہے میرا سدم	
صد آفرین ہے جو میری چشم سے موتی تر نکلتے عجب تعجب ہوا جو خار کے اوپر گل نکلتے اشک جگر دہنی تو دیدہ ہی بیل نکلتے	ہی عمر بھر دیا میں نے تو خات گہر نکلتے فرہ کی لو کون بر جدم وہ شک ہمارا نکلتے چشم ہمارا وہ نہیں نکلتے جو یہ کہل کہل نکلتے
گر نکلتے الماس تو کیا وہ ہی سوکھی کنکر نکلتے صد آفرین ہے جو میری چشم سے موتی تر نکلتے	
کھو میں کیا کیا تیرے دہن جو بن کر نہ نکلتا میں نے کہا اس شک سحر خستہ منہ سے جھڑک نکلتا کیا تھا ہے جو اسی لڑی نگر لوگو نکلتا	نئی وحدت کی گویا فطرہ بہشت سے جو نکلتی کیا تھا ہے جو اسی لڑی نگر لوگو نکلتا
کہ میں جو ہر نکلتی تو وہ ہی شامل تیرے نکلتے صد آفرین ہے جو میری چشم سے موتی تر نکلتے	
یقین یہ ہوا کہ دریا اسی سے گنگا و جمن نکلتے ابریلیان بہن تو حیم ہی دوسالوں نکلتے	رویا فراق یار میں میں کیا کیا شک بن نکلتے اور یہی کچھ کہتا ہوں سنو زینا سے جو کہ سخن نکلتے
اشک سحر پر آپ بن گوسر خال خشک جگر نکلتے صد آفرین ہی جو میری چشم سے موتی تر نکلتے	
تار نہ ٹوٹا مار سے تہہ کہتے مار نکلتے نیار سی کہی جو نکلی مگر تو ہمیں یار نکلتے	فرقت جانا نہیں جو کہی ہم رگو ناز ناز نکلتے کیا تھا اس پاک کی گرو اسی کوئی یار نکلتی
اور جو نکلتے رقیق وہ ہی اشکو سے مری بدتر نکلتا صد آفرین ہے جو میری چشم سے موتی تر نکلتے	
لعن بد خان دیکھ کر جسے کہا میں سیر کی کنی جگر چید گیا ہر اک گوسر کا سنو مار نکلتے کیا طاقت ہے مقابلہ زندا کی انحر دم نکلتی	پاک علی سحر جہاں زندا میں شیر لالو کی بنی آج تو سنیکے بولا تو دہن میں زنداں چکی سنی ہی یہ چھفت سو کہہ کر موتی ڈر گئی تنہا

ہر اکھبر کے ادھر پیر تیرے دندان میں نغنی لعل بدخشان دیکھ کر جسے کہا میں پیری کی کنی	
اگر چھیلی کو دیکھوں تو اس کا سرخ کیا سر کہاں جہوٹ نہیں بود لو لگا صنم فک کہیں کہاں	مرجان گہری ہوا اس کو جینے کی آس کہاں سبح کہتا ہوں مقابل دندان کے لباس کہاں
کیا طاقت گر انکو رو برو چک سکی کوئی اور نہی لعل بدخشان دیکھ کر جسے کہا میں پیری کی کنی	
اتھین چمکے برق تر تپتی ہی ہوا آسمان کی اوپر کسی سے نسبت کہیں نہ دیکھوں لاؤں زبان کی دہر	صدقہ کی کردوں شفق کو بھی ان دندان کے اوپر دندان سے چمکتے ہیں وہ لاسکان کے اوپر
تایید تو پیسے جو دانت تو دام میں کر دگنی لعل بدخشان دیکھ کر جسے کہا میں پیری کی کنی	
گر جو کوئی یا قوت کہو تو زبان اس کی کٹاؤں اچھر کہی گوہر کی لٹھی اس کو بھی ٹین لٹاؤں	انار کی بھی انی نو کاٹ کہیں کہاؤں کسے سے نسبت ندوں نہیں سنوں خاطر میں لٹاؤں
سارسی اگر کہو تو کیا دلیں اس کے اب بھی ہنسنے لعل بدخشان دیکھ کر جسے کہا میں پیری کی کنی	
کیا جھلک دندان میں ہو پیر تیری سکانے سے عجب طلسم ہوا ظالم تیری اوس چانی سے	مگر برق ٹپنی لگی اختر ہی منہ دکھانے سے مرجان گوہر زمرہ دخل پڑے ہر خانی سے
دیکھ تیرے دانتوں کی جھلک ادھڑکے لولالان سے برق تر تپنی لگی اختر ہی منہ دکھانے سے	
ہو لٹاؤں جو پیری کہنا تیرا پیر چلانی سے کہتے ہی گئی ڈوبہ سا گرین بھی غلطی کہاں سے	دندان تیرے دیکھ پائیں گر کسی بہانی سے پیر نہیں اقف ہوئی وہ بھی ہے دودھ سے



<p>سو کہہ گیا وہ لہو تیرا تو کی صفت ہے سے برق تر تپنی لگی اختر ہے منہ دکھلانے سے</p>	<p>شرمندہ ہو گئی جو اسے دانتوں کے چمکے سے دیکھیں صبح ساز تو رجا وین کام بنانے سے</p>
<p>آج مجھے مل گیا فراس ملسی میں تہین بنانے سے برق تر تپنی لگی اختر ہے منہ دکھلانے سے</p>	<p>گڑھی ہو یافت تیرا تو کی رہ میرا زور سے یا نہ ہے ہی پالی لالی اوس ماہ لقا کی کہنے سے</p>
<p>یہ دندان نکلے ہیں بے بہا خدا کے سنو خزانے سے برق تر تپنی لگی اختر ہے منہ دکھلانے سے</p>	<p>نبار سنے کہا حال ہے اپنے میں بستانے سے تہنگ جاوے گا اوناوان تو لا رہا جانے سے</p>
<p>ابھی صفت دانتوں کی کسی سے بنی تہین مرجانے سے برق تر تپنی لگی اختر ہے منہ دکھلانے سے</p>	<p>تیرے لگو اور توار لگے تیرے تو جین پر ایک جھلک کسی نظر گرے تو وہ لگ گئی نظر جسے شہارہ روز کری وہ کیونکر اور کا ہو گند</p>
<p>دل کا حال دل ہی جانی جو زخم جگر پر جین پر نین کے مار تر تپتی ہیں کتنے بے چین پر</p>	<p>توپ لگے بندوق لگے تو اسکی سہی سودا ہین برجی سے گئی گیارے چوٹیں کتنوں کے سپید</p>

<p>بنید کہاں آتے ہی جا گئے ہمتو دسریں سڑک تین کی مار تڑپتی ہیں کتنے بے چین سڑک</p>	<p>بانک میں لے گیا بانک اور خیر میں آ گیا اگر تہ کی کہو تو دیگی کیسی بھلا نثر کہاں</p>	<p>جسم کی لگی کہاں بے کسی یاد آ گیا کہاں مستانوں سے ہی گرو تھو تو آگے جواب کہاں</p>
<p>لاکھوں کی کٹھا دین سڑک قاتل کی جبر کو سین سڑک تین کی مار تڑپتی ہیں کتنے بے چین سڑک</p>	<p>وہ ہیں چشم خضر زبانی خون کا دھوکوں کر اوسٹی دیدار جو عاشق منہ نہیں کر سڑک</p>	<p>دار پہ چڑھ کر بولا منظور کہم اب نہیں کر تبار سی کو ہم ہیں مرد کی سرسٹن سڑک</p>
<p>شف و روز ہر وقت زبانی کہتے ہیں ہی بن سڑک مین کے مار تڑپتی ہیں کتنے بے چین سڑک</p>	<p>خدا تو ہی سچ تو میں ہی حقیقتی تھا ہوں اگر تو ہی آتش تو میں ہی دسی کا نگار ہوں</p>	<p>دیکھ آج تو ہی تو میں ہی لہر بہ میں رہتا ہوں طلا جو تو ہی تو میں زبور تر اسارا ہوں</p>
<p>گر تو ہی سچا ہے بن ہی صدم پارا پار ہوں لگا</p>	<p>جو تو ہی دریا تو میں دلت موج روان ہو رہا ہوں آج جو تو ہی تو میں ہی لہر بہ میں رہتا ہوں</p>	<p>حسن جو تو ہی تو میں جلوہ تیرا کہاں تھا ہوں آج جو تو ہی تو میں پیکر اب تیرا کہاں تھا ہوں</p>
<p>توئی تو ہی دم تو میں ہی آدم کہاں تھا ہوں گرچہ تو خاموش ہی تو میں نہیں بولتا تھا ہوں</p>	<p>توئی نہیں غم کہاں تو پہر میں جہا نہیں کی رہتا ہوں آج جو تو ہی تو میں ہی لہر بہ میں رہتا ہوں</p>	<p>توئی تو ہی تو میں ہی تو میں میری کینے بچا ہے تو ہی مکان تو میری مکان کو کینے جانا ہے</p>
<p>تیرا نہیں کی تو میری کا کوئی لگا ہے تو ہی تو میرا ہی دل فقیر تیرا دیا ہے</p>	<p>توئی تو میری تو میں میری کینے بچا ہے تو ہی مکان تو میری مکان کو کینے جانا ہے</p>	<p>توئی تو میری تو میں میری کینے بچا ہے تو ہی مکان تو میری مکان کو کینے جانا ہے</p>

تو ہی سنا لیا شاہ تو پیار میں نرسی مہتاب  
آب جو تو ہے تو میں ہی کہہ رہا میں مہتاب

تو سہی تو میں چشم طہیر جہان میں  
کہ تو ہی ناپید تو میں ہی نہیں کیا جایاں

تو نے بکرا ماتہ میرا میں بازو تیرا کہتا ہوں  
آب جو تو ہے تو میں ہی کہہ رہا میں مہتاب

سچ کو ہم راحت سمجھ اور درد کو ہم دلیر سمجھ  
الم کو سمجھ عیش اور مرگ کو زندگانی سمجھ  
جہوٹ کو سچ سمجھ لباس تم نکلی عریانی سمجھ  
غم کو اپنی غذا سمجھ اور مفلسی زر سمجھ

زیر کو سمجھ زیر اور کمزور کو زور اور سمجھ  
غم کو اپنی غذا سمجھ اور مفلسی زر سمجھ

مرد کو زندہ سمجھ اور ستم کو بڑا رحم سمجھ  
بد کو سمجھ نیکی دشمن کو اپنا ہدم سمجھ  
جہان کو فساد رحم کو ملک عدم سمجھ  
جہان یہ سمجھ دہائیں سمجھ دہائیں سمجھ

ناوان کو دانا سمجھ اور فکر کو بڑا فکر سمجھ  
غم کو اپنی غذا سمجھ اور مفلسی زر سمجھ

گل کو سمجھ دانغ و انغ کو اب ہم گلہ ستم سمجھ  
زخم کو گل لالہ سمجھ اور روتی کو نسا سمجھ  
ادھاڑ سمجھ شہر کو صحرا کو بتا سمجھ  
دیا تو کو عقل مند اور سڑی کو ہم سمجھ

اے کو سمجھ یاد باری کی اشکون کو گوسر سمجھ  
غم کو اپنی غذا سمجھ اور مفلسی زر سمجھ

مار کو سمجھ پیار کی گالی دہی دعا سمجھ  
عشق کو ہم عاشق سمجھ معشوق کو ڈھی سمجھ  
بی کو ہم بیا سمجھ اور مرض تھا سمجھ  
کیا کوں سمجھ جو ہم سمجھ دو کوں سمجھ

	مناسی ہر اک سخن عاشق کا خون جگر سمجھ	نغم کو اپنی غذا سمجھ اور مفلسے زر سمجھ
چاہ کو سمجھ چاہ ذوقِ نجر کو ہم زیور سمجھ صبر کو سمجھ تکر اور ناتوانی کو طاقت سمجھ تلخ کو سمجھ شیرین دلیں زہر کو ہم امر سمجھ	خاک کو سمجھ پیرین زمین کو فرش تر سمجھ خاک کو سمجھ چین اور ہجر کو ہم لفت سمجھ سنگ کو سمجھ موم اور فت کو عسرن سمجھ	
	دار کو سمجھ یار کا زنیہ تیر کو تیرے نظر سمجھ خاک کو سمجھ پیرین زمین کو فرش تر سمجھ	
صبح کو سمجھ شام شمع کو ہم ابیر دانہ سمجھ دشت کو وحدت سمجھ رفیق و تان کا نا سمجھ	ماہ کو سمجھ مہر اور دھوپ شامیانہ سمجھ گہر کو سمجھ مسلمان موت کو جی جانا سمجھ	
	مکان کو اپنے سمجھ لامکان صنم کا کو بخیر سمجھ خاک کو سمجھ پیرین زمین کو فرش تر سمجھ	
ظلم کو سمجھ جبنِ مت خو خوار کو ہم خوبان سمجھ قیامت کو دنیا سمجھ قاتل کو اپنی جان سمجھ	تیغ کو سمجھ ہم ابر و شتر کو ترکان سمجھ قید کو سمجھ رہائی خزان کو باغِ جہان سمجھ	
	رسوئی کو عزت بے توقیری طراد قر سمجھ خاک کو سمجھ پیرین زمین کو فرش تر سمجھ	
نوف کو عجب خوستی اور حیرت کو سیر عالم سمجھ دور کو سمجھ بہشت اور یاب کو بڑا دہرم سمجھ	گدا کو سمجھ شاہ گردش کو فضل و کرم سمجھ اور جہان بین کو لی نہیں سمجھ جو کیم سمجھ	
	دیسی سنگ کو ہندسی کی سخن کو کون شبر سمجھ خاک کو سمجھ پیرین زمین کو فرش تر سمجھ	
بر کیا تو ہلا ہو اچوری کر نیسے شاہ بنے ذاتِ سی کو ذاتِ جو کوئی تو ادسکادہ دینے	دیگر گدا ہے ہر گدا بادشاہ بندہ سے الہ ہے نخلِ شاہت بکا و ت جیرہ رنگین بنے	

ایسا نئے چور کیا تو پورا حبس یقین بنے	لوہین شعلہ نور کے جلے تو وہ لوہین بنے
زبان کٹی تب بولن لاگے پھوٹے نین نگاہ بنے	اگدا سے ہو گئے بادشاہ بندہ سی اہر بنے
کر کے محو دیکھا ہنسنے تو عذاب سے بڑا صواب بنے	لا جواب گر صنم سے ہو تو خوب جواب بنے
فی وحدت کہتی ہیں اس جو شک و شبہ نہ رہا بنے	لذت شیریں طحج جگر جگر کیا بنے
بتجانہ سے بہشت اور سیحانہ سے درگاہ بنے	اگدا سے ہو گئے بادشاہ بندہ سے الدہ بنے
سر کو کاٹ کر اپنے دست پر رکھو تو سزا بنے	مال ملک سب ترک کر بیٹھے تو زوار بنے
طاہر دلو کو کہی اور نے دے تو یہ پرواز بنے	زندہ او کو سمجھتے ہیں ہم جو مردار بنے
چلن سے جب بد چلن ہو تو لامکان کی راہ بنے	اگدا سے ہو گئے بادشاہ بندہ سے الدہ بنے
جسے کہیں سب حرام ہنسنے دیکھا وہی حلال بنے	کہو لگے جننے لگالی سیاہی وہ پہر لال بنے
جو کہہ ہو پا مال جا نہیں وہ صاحب کمال بنے	نیازی کی سخن پر کیا طاق کوئی خیال بنے
زمین سے ہو گئی آسمان اور آخر سے ہم ماہ بنے	اگدا سے ہو گئے بادشاہ بندہ سے الدہ بنے
جنت لاکھوں باتیں بیہودہ بکوائیں جھکو	دیگر معشوق نہیں وہی اب نظر پڑا سین جھکو
اول تو میں ادنیٰ غم میں زار زار رویا کیا	شک کی لڑیاں دیکھ کر شریا گیا گوہر کا ہار
بتیالی نے کیا عجیبے چلن کری میں بہت پکا	یہ حقیقت دیکھنے کس دن یہ تو میگا تار
انکھیں بہر بہر کہنتیں یہ دامن اور بامیں جھکو	معشوق نہیں وہی اب نظر پڑا سین جھکو
دوم جھکو ہو عشق دیکھیں سوچا میں عشق ہوا	عجب ہے میر وہی معشوق نبا جو گونا گون

ہر ایک سے پوچھا ہے جو عشق ہی عاشق پرچون | کوئی نہ باقی رہا کیا لیلے اوس کیا محبوب

جو عاشق تھی پاک او نہونجے بائیں سنو اینک مجھکو  
معتشوقون میں وہی اب نظر پڑا سائیں مجھکو

سویم غنی اپنی دلکو سمجھا یا کر کے ہشیار | تو کیوں خانہ غل میں کھیر ترا وہ ہاتھ بیاہ  
دلنی تجھ سے کہا بھی کیا دیر تو نہو جھک تیار | میرا تیرا سنگ ہے جلو دیکھو وہ گلزار

دیکھ پڑی اوس جا پہ یار اپنی کی جہاں میں مجھکو  
معتشوقون میں وہی اب نظر پڑا سائیں مجھکو

آخر کو غفلت کا پردہ کھلا ملا اپنا محبوب | کہی یہی سنگ میرا وہ خواب ہے خوبو غمیں ب  
نہاں سی یہ کہی عشق کے دریا میں لاکھوں | مینے اوس میں تیر کر یا یادہ اپنا اسلوب

ہو کر کے لاچار چھوڑ گئی غفلت کی جہاں میں مجھکو  
معتشوقون میں وہی اب نظر پڑا سائیں مجھکو

زلف سیاہ مار میں چشم سی علی تل میں ہے | نقشہ قد کا قیامت دھوم یہ عالم کل میں ہے  
سگر سر در اپنی پیشانی سے جلوہ خورشید | چین چین کی وہ ہر تحریر نہ جکی دید و شنید  
ابرو پہنچے کمان اور سپا پہو فلک پہ عہد | خنجر برانے پالی بار کیا اکو تو کشید  
ہی قرآن میں ہر اسم اسرو سے بنے | شعر اور علی کی تیغ ہی والہا اسرو سے بنے  
اور صفت کیا کیا کرو نہیں کچھ کہا جاتا نہیں | جو چلا جھک کر تو اس کے را اسرو سے بنے

تجہ گل کا چرچا گل و غنایہی تو ہر گل میں ہے  
نقشہ قد کا قیامت دھوم یہ عالم کل میں ہے

قرہ سے سچا بنی اور شتر چھے رگ جانیر اگر | خار ہی اوس دم کھینٹنے لگی میرا نہ پر اگر  
مکتبہ سے وہ تلوار صلی سولگی نیم جان پر اگر | اہ ہی خلق نہ مٹھی میرا نہ نیم جان پر اگر  
ہی شہزادہ تیری جوتو نہیں آرتک قمر شو | ہو رہا جس سے جہاں کی بیج بین جادو سحر



لڑائی جس شخص کے وہ انکھ تیری نکہ سے | پیرا دسی تیری سوا کچھ ہی نہیں آنظر

دہی ذکر سنجائے زمین اور یہی صدا قفل میں ہے  
نقشہ قد کا قیامت دہوم یہ عالم گل میں ہے

بیتی نیا الف تیری رخ سے پیدا ہو  
ہی جہلک ہیروین ہے پیکر تیری ندان سے  
جکی جہلک سگر اموسی اور خاک کوہ طور  
اور ندان سے بے گوہر تو کیا ہی ظہور  
شعر سرق ہی چکی وہن دانو زمین تیر شان سے  
ہر سخن شیرین تر انگلی سے کیا ہی آج سے  
اور زبان سے برگ گل پیدا ہو انگلیں

باد صبا کہتی ہے یہی اور دہی ذکر سر گلین ہے  
نقشہ قد کا قیامت دہوم یہ عالم گل میں ہے

چاہے قفس سے عاشق صادق دل میں چاہے ہو  
تہک گئی لاکھوں ہی شاعر کی سیر تیرا  
گلے سیدنا صراحی ہی اسکی ہر راہ ہو گئے  
اک جہلک بین گریڑا تو تو ہے راز نہان  
سکی طاقت ہی جو ہو آگاہ تیری حق سے  
اک جہلک کتہ وہ کوہین جس کی وہ دنگہ ہو

نیا رسی ہے بھی لکھا کعبہ کاشی گو گل میں ہے  
نقشہ قد کا قیامت دہوم یہ عالم گل میں ہے

عاشق میں ان گل کا جگہ فدا میں گل  
سدا ہے میر سزاوار کی جہلک سستی نہ پن ہو  
کیون نہیں غنچ کھلیں جاب و سیک کائنات پن ہو  
نیا کی کیون نہ او گل شہین قمری شایان  
نہیں صیاد کا کچھ نہ مطلق خوف جان  
دیدا و گل کی کر تو دلیں دیوانہ پن ہو  
کیون نہیں غنچ کھلیں جاب و سیک کائنات پن ہو  
نیا کی کیون نہ او گل شہین قمری شایان  
نہیں صیاد کا کچھ نہ مطلق خوف جان

غنچے ہی بھی ٹھیک کر کرین چمن میں و گل

بہار میں بھی نہ جسکی نام خزان کا ہے بالکل	
<p>سچ سے لطف فایم کی دام عشق سچان بچا          بال سے آ کی وہاں سنیل پر جو زلف سچان بچا          شری ہجوم وہ او کی حیرت لہو لٹکا جو منہ کھو          وہ کا کل سو گتہ لے کا لائے اپنی منہ کچھ کو</p>	<p>مشق خلق بھی مہمان لہو سے وہ پشیمان بچا          ناز آتھو کا منہ کا لہو گہا سچان بچا          تو عشرت کا منہ ڈالا دیکھ کر کہا وہ جہاں بچا          یقین یہ کہ مہمان کے لہی سے نہ ہر گھو</p>
زلف غیرت ہے یا سوسن گل ہے تیر کا لکھل	بہار میں بھی نہ جسکی نام خزان کا ہے بالکل
<p>چشم سے نگرش سر سبز ہو کر چکا کھرا ہے          قدسی سرو صندویر کاش مین گرد جا رہا ہے          صفائی دیکھ کر اس کے سمن میل ہو گلشن مین شعر          خدا دیکھتے ہتھیلی کو تو خون ادھلا کر مین</p>	<p>آئینہ او گل سے کہی مطلق نہ ملای کھرا ہے          دہن سے غنچہ تنگ ہو کر شراب کھرا ہے          وہ نازک پن پر جو ہی مین جو کچھ ہی پر تغیر          صدا او کی ہی طوطی تو بہر ہوا کی کوئی زمین</p>
شاخ شاخ پر پی جھپکا کرتا ہے شدا بلبل	بہار میں بھی نہ جسکی نام خزان کا ہے بالکل
<p>رنگ چمن گھنگھری گل دیکھ کر تو گیان چاکر          اگر چہ کوئی مرغان چمن اس سے محبت پا کر          صبا آئی جو گلشن مین تو او کی کیا مین آ رہا ہے شعر          نہ مطلق خار گلشن مین کچھ گل کی بڑائی ہے</p>	<p>ہر ایک گلستان کا وہ اکدم بہر مین ناک کر          بحر عشق کا خدا اور عشق کو سرا کر          نہیں تھن تھن تھی حیرت وہ بے سمن تھن تھن          نہیں گل مین نگاہ گل دان جلوہ خدا کر</p>
نیا سہی کو او میں گھرونی ملا دیادہ جامہ مل	بہار میں بھی نہ جسکی نام خزان کا ہے بالکل
<p>پانکی لالی سی جو میر وہ دلیر کے لب لعل ہو          کا آج کے کالی ہو پیدا زلف سی فنی مار ہو</p>	<p>دیگر لعل بخزان سے بھی بہتر پیدا لب لعل ہو          پشیمانی سی تر پکا تو فرشتی چار ہو</p>

اور مرقاں تیر مکان نشتر تیر کار ہوئے	ایسے تیر کہا کہ اگر شجر بچو گئے خمار ہوئے
اور وہ بینی سی آلف کہلنچا گیا کر مین	چشم سے پیدا ہوا نرسس ہر ایک گلزار مین
جیسے روشن چاند اور سوئے ہیں اسن	ہے وہ بلوہ قریب تو تیر ہی رخسار مین

پان کی رنگت پا کر دندان گوہر ہی جب لعل ہوئے  
لعل بدخشان سے ہی بہتر پیدا اب لعل ہوئے

چاہہ وقت سے چاہ کی دلیں جو د بخود غا ہوئے	زبان سے پیدا قرآن ہوا عقل سے علم سزا ہوئے
حسن سے تیرے پری سیکر شکر تیار ہوئے	گل سے بنی صراحی گل سے تیر گلی کے ہار ہوئے
شعرا طقت باز و سی طبقت سوائی ہوئے	تیرے سینہ سے صفائی صفائی ہوئے
نیچہ مر جان لگ لعل خانی ہوئے	ہاتھ سے تیرے سخاوت کی سخائی ہوئے

دیکھ کے رنگین ناخون کو شرمندہ تب لعل ہوئے  
لعل بدخشان سے ہی بہتر پیدا اب لعل ہوئے

اور زانو سے تیرے دونوں کے تہم کمال ہوئے	شکم سے نرمی بنی کمر سے پوشیدہ حیاں ہوئے
جہاں سے تیری بن گئی فیل نہ وہ جہاں ہوئے	قدم سے سجود بنا اور پاؤں چوکیو ستیاں ہوئے
شعر اور ادایتیرے سے عاشق کا سدا و ہوئے	قد سے تیری اتلیک سر و چین آباد ہوئے
ہر سراپا سے سراپا تیرا ہی ایجاد ہوئے	ناز سے تیری بنی انداز کی نبیا د ہوئے

جو بہتر ملو نہ سے تیری لگ گئی وہ تو سب لعل ہوئے  
لعل بدخشان سے ہی بہتر پیدا اب لعل ہوئے

اپ کی نقش ہیں میر دل پر پڑے ہوئے	ہو کر سی تیر جہان کی لاکھون لاکھ ہر ہوئے
قد متو میں تیر ہم دل جانے لڑے ہوئے	تیری جنجلاہٹ سے صد برق کو دل پر ہوئے
یہ سخن سمجھی وہی جو عاشق مستان ہوئے	شعر حقانی کا کہنا کچھ نہیں آستان ہوئے
جسکے ہر نقطہ کے اوپر ہر لبتیر کا دیان ہوئے	دیباچہ کی شاعری پر جی اور جان قربان ہوئے

	نیار کی خون آشام سب ٹیک کے یار بال بال ہوئے لال بدخشان سے بھی بہتر پیدا اب لال ہوئے	
پہرہ نہ نکلا اوسی کو چہرین اور کا دم نکلا جان بوجہ کی وہ پہرہ دیا اسی میں جان پیرا قدم قدم پر اب بکھو لطف عشق کا جان پیرا شعر یہ فرس خاکی تختہ میں جچے محفل سے جو دیکھے حال ہمارا تو قیس ہی روک	کو بچہ جانان میں گر کوئی دیر کے ذرا قدم نکلا یہ راستہ سخت گر کوئی اس میں نگاہاں نہ پیرا کہیں چشم میں کہیں کانٹوں کا نظر میدان پیرا ہمیں گلشن سے بھی تیر میں عشق کے کاغذی شعر کہو میں اس سے کون عشق کے قصے	
	رہا دیا نکلا وہیں دیکھنے جو اپنا سہم نکلا پہرہ نہ نکلا اوسی کو بچہ میں اور کا دم نکلا	
مزا چاہ کا جسے دیکھا ہو گا وہ ڈوبا ہو گا اشک چشم سی خیکے بہتا ہو گا وہ ڈوبا ہو گا بجز الفت کا کسی کو بھی گزار نہ ملا کشتی ہرگز نہ ملی کچھ بھی سہارا نہ ملا	بجز عشق میں جو تیرا ہو گا وہ ڈوبا ہو گا چاہہ ذوق پر جو شیدا ہو گا وہ ڈوبا ہو گا شعر یا خدا خدا کا دہان پر اشارہ نہ ملا تہاہ مطلق نہ ملی دم بھی گزار نہ ملا	
	لگانہ تہل بیڑا او سجا پر سے نہ کوئی آدم نکلا پہرہ نہ نکلا اوسی کو بچہ میں اور کا دم نکلا	
عشق کو جو دیکھا تو کٹر ہی تیر سر پر دار لئی دلف ہی کہتی ہی مینی کتنی ہی عاشق یا لئی کون اس قتل کے سیدان سے نکل جا بیگا کوئی نہ عشق کے طوفان سے نکل جا بیگا	حسن کو دیکھا تو وہ دھمکا تا ہی تلوار لئی چشم شامی کریں میں جادو کی ستار لئی شعر اس طرح کا گل پہچان سے نکل جا بیگا نہ نکلی ایسا کر جان سے نکل جا بیگا	
	تار کے ابرو تو جس پر وہ لیکر تیغ دو دم نکلا پہرہ نہ نکلا اوسی کو بچہ میں اور کا دم نکلا	

قتل ہوا وہ جسکی اسید انہیں کے قدم مارا	گر زمین پر نہ اوستی آہ کری اور نہ دم مارا
اوسکی حسن کے عالم نے اک عالم کا عالم مارا	کہی دیسی سنگ گیا میں ہی اسمیں سدا مارا
عشق نے دار پر منصور کو چڑھایا ہے	شعر حسن نے یار کے کونہ طور کو جلا یا ہے
نور نے جسے ہر اک نور کو بنایا ہے	شعور اوستی بے شعور کو بتایا ہے

تیرا سی کر ترک جہان کو سید ہمارا ہر دم نکلا	پہرہ نہ نکلا اوسکی کو پنجہ میں اوسکا دم نکلا
---	--

تجھ کو تو اس گل گلشن میں ترس عطر ستر چھپے	جھکلو پیارے خاک کا اوسجا پر بستر چھپے
گر دتیرے چہرہ کی ہر دم اوس کا ہلا چھپے	تیرے در کی خاک میر منہ پر آگ چھپے
تیری گلی میں گج مکا اور لالو نکلی ہلا چھپے	میر گلے میں دہ لپٹا چو طرفہ کالا چھپے
تجھ تخت سلطنت کا چھپے جھکلو کر چلا چھپے	تیری قدم میں پدم پانویں میر چھپے

تجھ سو نیکو بلنگ تجھ پڑنے کو ترا در چھپے	جھکلو پیارے خاک کا اوسجا پر بستر چھپے
--	---------------------------------------

تیری دست میں چہرہ ہو لکی چڑھتی کو گھوڑا چھپے	میر ہاتھ میں از دہی کا ہر دم کوڑا چھپے
تجھ کو تو ایجان ہمیشہ کرنا نک توڑا چھپے	جھکلو ظالم کہی نہیں تجھ سے منہ موڑا چھپے
تیری دھڑکال دھڑک کا تھفہ جوڑا چھپے	میر واسطی پہا سا کل ہی تھوڑا چھپے

تجھ چھ رنگ فحل میں تیرا سی کو پنجہ گہ چھپے	جھکلو پیارے خاک کا اوسجا پر بستر چھپے
--	---------------------------------------

تیری تو خاصہ میں خوب تھفہ میوہ ہر دم چھپے	میری غذا ہی تجھ کہا نیکو ہر دم غم چھپے
تجھ کو تو آجے تاج رنگ اک عالم کا عالم چھپے	میر دلو ہمیشہ تو ہی اک ظالم چھپے
تیری واسطی سپر عورتا باد شبنم چھپے	میری صدا ہی بھی اب تو ہی نقطہ ہدم چھپے

اتوار از روی تیرے قد مون میں میرا سر چھپے	
---	--

مچکو پیارے خاک کا اوسجا پر بستر چھلے	
تو تو ہی سردار تجھے کونیکو سردار چھلے بچکو تو اپنے جوں کی کڑا تیار چھلے بچکو ڈنکے نشان اور ماتھی پر عمار چھلے	ہمیں ہر تیری کڑا تا بعداری چھلے مکھو اپنے بدن کی ذرا نہ ہشیاری چھلے مچکو کڑا تیری فرمان برداری چھلے
جیب میں تیرے ہر دم سنبھ جوں کا شکر چھلے مچکو پیارے خاک کا اوسجا پر بستر چھلے	
تیری بدن پر یاس نہری مینے کا گھنا چھلے تو چاہے جھٹ کا رنجو دامن تیرا گھنا چھلے جیسی شکون کو تیری سب جھرو ظلم گھنا چھلے	اپنے تن پہ میں سیلی کھنی پہنا چھلے جہاں سے تو تیرے خدمت میں مجھ رہنا چھلے بحر عشق میں عرق ہو نیا آپ پہنا چھلے
نیارسی یہ کہی میرے اب لکھ تو لے دلبر چھلے مچکو پیارے خاک کا اوسجا پر بستر چھلے	
لاہمیں گلزار وہ گل داب گل کہنا نہیں چھلے دلکو روشن کیا تو ہر تن بدنا جلانا نہیں چھلے بحر عشق میں بے اوسو یا میں بہا نہیں چھلے	دیگر می وحدت میں مست ہوں میخانہ نہیں چھلے آہ کی تشیلے دامن آگ لگانا نہیں چھلے ڈوبا چاہ میں اوسپر کو میں جگانا نہیں چھلے
عشق کا سودا ہوا ہمیں ہونا دیوانہ نہیں چھلے امی وحدت میں مست ہوں میخانہ نہیں چھلے	
جو گہا میں عشق کے اوپر تن چلانا نہیں چھلے جس کا طبیعت کروا دے لکھنا نہیں چھلے	سرسے پرے ہیں جو عشق انہیں نا نہیں چھلے ٹیرا کی لہت یار سے پیار کہنا نہیں چھلے
چڑھی عشق کی لہر میں اپنے ہر پلانا نہیں چھلے امی وحدت میں مست ہوں میں میخانہ نہیں چھلے	
از جان میں جان کو پایا اور زمانہ نہیں چھلے الگ ہو ہم جہاں اپنا اور سگاہ نہیں چھلے	



دلہن پر و حرم بنایا اب تجانہ نہیں چھلے	لامکا کو چوڑ کر حبت میں جانا نہیں چھلے
پنہ محبت کی مٹی میں اور پیمانہ نہیں چھلے	مٹی وحدت میں مست میں ہوں منجانبہ نہیں چھلے
سراپا بیکار سب کی عاشق کو ایک ٹھکانا نہیں چھلے	آزاد ہیں جو او نہیں پیر ناد میں نہیں چھلے
عشق کا بانا نہیں کئی طرح کا بانا نہیں چھلے	ایک عشق کو کرونا پاک کا گانا نہیں چھلے
دیسی سنگہ کہے سخن پہ کتنی سخن بتانا نہیں چھلے	مٹی وحدت میں مست میں ہوں منجانبہ نہیں چھلے
فدا ہوا دل میرا جس دلی چھکودہر دیکھا	دیکھ کہیں نہ کیا تجھے اپنے دل کے بہتر دیکھا
تیری حسن کے ثانی مہنے اور نہیں سندر دیکھا	اقبال کے تجھے مہتاب سے بھی بہتر دیکھا
سری چکا درمک کی آگ کوئی نہ جلوہ دیکھا	میں پیار تجھے اپنی نظر و بین بہر دیکھا
جیسا دیکھا تجھ کو دیا نہیں سری پیکر دیکھا	کہیں نہ کیا تجھے اپنے دل کے بہتر دیکھا
بیان کیا کردن یا تیرے دذا کا وہ جو نہ دیکھا	اصل نہ کیا نہیں ایسا کوئی گوہر دیکھا
غضب میں تیرے ایسے تیغ نہیں جھریا دیکھا	اکھا نہ اچھا نہیں ایسا مہنے خنجر دیکھا
مواہبت حیران شہر و صحرا تجھ کو در دیکھا	کہیں نہ کیا تجھے اپنے دل کے بہتر دیکھا
عاشق ہو کر تجھ پر ہنر عشق کو اپنے کر دیکھا	جو کچھ ہے سو تو ہی تجھ کو اپنا ہنر دیکھا
جیسی خوشبو جمیں دیسے نہیں بیشک گیسر دیکھا	وہی اپنا تیری خوشبو سے مہر دیکھا
تیری عشق میں پیار میں گلی گلی گھر گھر دیکھا	کہیں نہ کیا تجھے اپنے دل کے بہتر دیکھا
دیسی یونکہ جنس تجھ کو ایک پل بہر دیکھا	مست را وہ عشق کا رزق خوشو شہر دیکھا

نیا سنی تیر عی شق میں حال کا وہ بستر دیکھا	شالی دوں کچھڑ مرگ چھالا با کہہ دیکھا
کسی دفعہ دیکھا تھا تجھے اب میں تجھ کو پہر دیکھا	کہیں نہ دیکھا تجھے اپنے دل کے بہتیر دیکھا
عجیب اسی کھڑا وہ پیارا اور دہر زلفیں لٹکا	لٹ لٹکا کر دکھایا ہر اک عالم کو لٹکا بہت پہنسا پہنڈیں ملک ملک کے شاہ و فقیر جیسا جسے کیا دیسی اوسنی پائی تغیر ایسا جادو کیا جسکے کچھ نہیں چلتی تدبیر
پہچ میں زلف تو تکی دلو حیران کرے ٹہکا ہٹکا	لٹ لٹکا کر دکھایا ہر اک عالم کو لٹکا
کہی بنا لیتا کالا اور کہی بنا لیتا ناگن	کہیں کہتیا دکھاتا ہر ہر یا لونین ہر فن گر دیکھی کالا اوسکو تو چھڑ کی بہاگی اپنا سن بوسنی لف پیام کی شرمائی ہی شک حلق
کالی نے سروٹیکا حیدم اوسنی لٹ کو جھٹکا	لٹ لٹکا کر دکھایا ہر اک عالم کو لٹکا
اوسکی لف کو دیکھ ڈھری ظلمات اور اوسکو حط	یاغ ارم میں گل سنبل کے دلیر ہوا قہر گرا اسی طرح کینے گویا اوسپر کیا سحر اوسکی دام میں مینا یا دلو سمجھنے کیا نظر
شک مشک کی جیے زلف کو دکھلاتا مسکا	لٹ لٹکا کر دکھایا ہر اک عالم کو لٹکا + +
بیزلفیں میں اسی جیسا عرش فرشتے کی جان	ہر فن ہوا ہر اک جاوہ صاحب کمال نیا صفت کروں کیا اوسکی بالی کی کا کمال نیا پہر کے نگاہی ناز سی نکلا حیدم بال نیا

دینی نگہ کی نیارسی خوب تہا راجمال بنا | فقیر ہو کر ہے صحرا میں حال خوشحال بنا

اور کیا بیان نہیں یہ ذکر کیا ناگزیر لٹکا  
لٹ لٹکا کر دکھایا ہر اک عالم کو لٹکا

بہول گئی ہم اپنی کو بھولے تیری تصویر نہیں | تیر عشق کا لگا وہ تیر کہ کوئی تیر نہیں  
تیر عشق میں ہوا گدا بھتا تو کوئی فقیر نہیں | وہ رہتا ہی گدا کی شانی شاہ و وزیر نہیں  
کیا تصور ہے میرا جو میں تراد امگا نہیں | ایسی پیار کر ہی مہنے تری تصویر نہیں

نر کو چکا یا مینے کیوں ماری تو نے شمشیر نہیں  
تیر عشق کا لگا وہ تیر کہ کوئی تیر نہیں

تیری حسن کے رتبہ کو چو پانی لیلی ہر نہیں | فضا تیر ہن بول ایسی تو شکر شیر نہیں  
ہی تو پیالہ نہ عشق کا یہ کچھ مٹی کی نہیں | بے جو اسکو ہے ہر ادس کا دل لکیر نہیں

پڑی یہ عشق کے زخم میرے کسی جاتی یہ نہیں  
تیر عشق کا لگا وہ تیر کہ کوئی تیر نہیں

جو عاشق ہو گیا نرا وہ کبھی ہوا غمگین نہیں | عشق نہ جننے کیا وہ پہنچا تیرے تیر نہیں  
تیری درد کی طی خاک کھلو چھو اکتیر نہیں | اتو پیار کے تیری بن دلو بڑا دیر نہیں

باتہ بلین جیج کر سکین کچھ میرے تدبیر نہیں  
تیر عشق کا لگا وہ تیر کہ کوئی تیر نہیں

سو دیکھ گیا چھانٹ کر ہی تو نہیں | کچھ دینی نگہ تیرے اگل تو میں سو حقیر نہیں  
کھینچا ہوا شال دوشائے کہیں نہ نہیں | نیارسی لوت کی تھو کو پائی بے پر نہیں

توئی ایک ہوا میرا رنجش کوئی میر نہیں  
تیر عشق کا لگا وہ تیر کہ کوئی تیر نہیں

ماکھل پر چھاض روشن؟ تو کو کیا یاد لکھوتا | ماکھل اور رخ کو ہر دم شعلہ ماکھوتا

دام ہما کا زلف کو رخ کو ہما اظہار لکھوں سنبھل تر میں زلف کو پرک سمجھ لکھوں	نسبت ہی بجا گرچہ شود کیری شرار لکھوں اچھی نہیں ہے یہ بھی شبیہ کیا طائر شرار لکھوں
	یہ سنری میں زمین کے انگوٹھ کر کیوں لاچار لکھوں مار زلف کو اور رخ کو ہر دم شعلہ مار لکھوں
کھٹا کی نسبت نہ ہستی نہ برق بیکار لکھوں وہ تو پر خم نہیں اور روانہ یہ زہار لکھوں	کاکل کو میں کی گھٹا اور زکو برق تار لکھوں اوسکو ظلمات لکھوں اور حیوان سچے تار لکھوں
	کاکل کو میں لیل لکھوں عارض کے متین ہار لکھوں مار زلف کو اور رخ کو ہر دم شعلہ مار لکھوں
اوسکو ریحان اور اسکو اسٹے لعل زار لکھوں رخ کو قرآن برہمن کاکل کو زار لکھوں	گردش میں لیل ہار لکھوں نہ لکھوں تشیہ کیا اوسے چران پردان بھی کیا خار لکھوں
	ایکین جگا ہر ہندو مسلمان پہنکا کیا ہر لکھوں مار زلف کو اور رخ کو ہر دم شعلہ مار لکھوں
یہ بھی غلطی اور شبیہ اسکی کیا لکھوں موج نہ اگیا آئینہ حیران یہ کیا لکھوں	رخ کو ہر دم شمع روشن کاکل کو ہوان لکھوں اوسکو موج بحر لکھوں اوسے آئینہ سید لکھوں
	زلف سویدا نبار سی رخ نور حق گلزار لکھوں مار زلف کو اور رخ کو ہر دم شعلہ مار لکھوں
لٹ کا عالم دکھا یا جب اوسنی لٹکا لٹکا پہچ میں اوسکے پیراے پارو یہ بالکل عالم اوسے ہندو سی کہو اب کیونکر جا کہل ہوا دیوانہ دیکھ کے اوسکی وہ کاکل عالم	مازدا سے چلنا زنین دور تعین لٹکا لٹکا دیکھ تماش اوں زلفو لکھنا دام میں کل ایسا باندھا کہتے زلف میں مجا رہا نہی کل عالم نشر میں شریں کی کیسے نہر کا کل عالم
	پہر میں زلفوں کے بہتر ہی کل جان ہنیکا بہنیکا

لٹ کا عالم دیکھا یا جب اوسنے لٹ کا لٹ کا	
مہا سے اوسکی ہر وہیست اور اوسکی ہر وہیست لام کہو عین یا اوسکو ملا کی لام لٹ لٹ سے نہ ہو سو سو لٹا کیا طاقت کر کے کی جہاں	گدا ابنیا شاہ اولیا اور زلف دیکھے گردون زلف معین دیکھے عالم عاشق بگیا گونا گونا جسم اوبالی مرور لکھوں انھی کا پلو خون
کالی نے سر کوٹ کر کا جسم اوسنے لٹ کو جھٹکا لٹ کا عالم دکھا یا جب اوسنے لٹ کا لٹکا	
مار مار کر صدہ کو حال ہی حال کیا اوسکی بیچ میں ڈالکر لکتوں کو بیاں کیا کال ہی اوسکو دیکھ کر ڈرا اور اپنا کال کیا	ہلا مار کر زلف دو تا کتنو کے تیرے جلال کیا مشرق سے مغرب اوسنی عجیب کا حال کیا جسم اوسنی زلف بنا کر ٹیرا یا انکا بال کیا
پہنکا را جب زلف کو اوسنے کوئی سامنے نہیں کیا لٹ کا عالم دکھا یا جب اوسنے لٹ کا لٹکا	
گو یا ماہ کی گرد گہرائی گہٹا کالی کالی بیان کیا کرون نبالی محبت قدرت کی حالی سے سے جگہ ہر ایک شاعر کو خوشحالی	دونوں خیر و شر اوسپر لٹ لٹکی گہو نگراوے چھپکا کر جب زلف صنم فی ادھر ادھر خیر ڈالے دیسی سنگہ کے خیال نگیلے اوسدا ہولی بہا لے
مطلب ہے توحید زلف میں اور معرفت کا کہہٹا لٹ کا عالم دکھا یا جب اوسنے لٹ کا لٹکا	
ویر چالین جیل بل شاری نہیں تیرے تیرے کیا طاقت ہو جو اوسکی ہاتھ میں تیری نام دم تیری نور سے ہوا کوہ طور میں موسیٰ سیدم جو شیر سب تیرے تابعداری کرتی ہر دم	قہر ناز انداز عجیب غصہ جس دم کی دم دم گرچہ حسن تیرے صفت کوئی لاکھ حسرتی دم جاکے تعجب ہے جلوہ تیرا جلوہ گر گیا صنم ہاتھ ملاک میں جو حیرت کہا کہا کہ جو میں
ستر یا تصویر کہنے قدرت کی تیرے بنا قلم	





دیکھو نہ سرنخی خون دل کتنو نکا ہو م میں جم	دست وہ نازگوں کلائی خاستہ میں ہی
ناف وہ ساغر کمر چیتے سی وہ زانو کورہم	ناخون ہو گویا ہلال اور نخلی ملایم نیا شکم
نبار کچھ میں عاشق تیری نام کا ہوں بہرہ	دیکھو جبکہ قدموں کی تیری پیرو میں انکار ٹریاں

نازنگی سے اب تیری تلوارے ملین تیرا بابا آدم  
چال میں چل بل شارے نہیں تیرے گت سی کم

فقیروں بادشاہی میں خدائی کرتے ہیں	حکم خدا ہے جہان میں اور بیش خدائی کرتی ہیں
ملی ہیں حتیٰ سی نہیں ملی بہرہی خدائی کرتی ہیں	فخر فقیر و نکاہی فکر اور ذکر الہی کرتی ہیں
زندہ کیا ہیں؟ نومردوں کی دوائی کرتے ہیں	کوچہ جانان کے گل کے خاک صفائی کرتی ہیں

کیا کوئی اور نکا کر لگا وہ جو دلیں اکی کرتے ہیں  
فقیر ہیں وہ پادشاہی میں گدائی کرتے ہیں

وہ تھے ہیں فقیر جو کچھ تیک کما کی کرتی ہیں	فقیروں جہان میں سے وہ اپنی آپ تائی کرتی ہیں
گر اداس کو کچھ کہو تو وہ اس دلیں سمائی کرتی ہیں	نغم کہائی میں کچھ نہیں لڑائی کرتے ہیں

کرین یاد رب کی ادس سے رسائی کرتے ہیں  
فقیر ہیں وہ پادشاہی میں گدائی کرتے ہیں

فقیر ہیں لاطیف سلا مولا کی بڑائی کرتی ہیں	بہلا کرین میں کیسی نہیں بڑائی کرتے ہیں
میں وہ بنیا کار ہر جگہ وہ بنیائی کرتی ہیں	اکیلا نظر سے وہ مشکل دور پہلائی کرتے ہیں

دیوانہ ہیں سے اپنی دلوں شیدا کی کرتے ہیں  
فقیر ہیں وہ پادشاہی میں گدائی کرتے ہیں

من کو مادر و بیش معرفت کی کتابائی کرتی ہیں	ہر ایک بات پر وہ اپنی بات سوائی کرتی ہیں
بہتر کی دناؤ کچھ پاس جیٹا دانائی کرتی ہیں	دیوانہ کو بیٹا دیوانہ مولا اکی کرتی ہیں

نبار ہی ہی رسائی سے گر کر سے مائی کرتے ہیں

	فقیر ہیں وہ پادشاہی میں گدالی کرتے ہیں	
لو میں شعلہ نور کے اینا جلا میں کیا بستی کو سمجھو اور صحرایہ میں آباد کیا مال خزانہ ترک کر فخر کا وہن آباد کیا	دیکھو یہن کے کھنی فقروں نے تو کھن آباد کیا آہ سیانی مہر اور حریف کہن آباد کیا	من کو مار گنیا مردہ جب یہ تن آباد کیا دیگر یہن کے کھنی فقروں نے تو کھن آباد کیا
	جسے کہیں ویرانہ سب مینی وہ وطن آباد کیا یہن کے کھنی فقروں نے تو کھن آباد کیا	
کل کہا کہا گلبدن یہ مینی گلشن آباد کیا لکے زبان سے وہ تم باذل اپنا سخن آباد کیا	جس گلشن سے گلہ نکاح میں آباد کیا چلا یا مردہ حکم سے اس کا کھن آباد کیا	
	جیتے جی جو مراو سنے تو مردن آباد کیا یہن کے کھنی فقروں نے تو کھن آباد کیا	
تخم کہا کہا اس پر مینی بنج و محن آباد کیا تخت سلطنت چوڑا خاک پر وہ ستن آباد کیا	دلیوانہن کو پڑھ کے دیوانہ میں آباد کیا جس لاش سے اندر کا اندر اسن آباد کیا	
	ترک کیا دنیا کا راستہ اور ہی چلن آباد کیا یہن کے کھنی فقروں نے تو کھن آباد کیا	
اسک سے اپنی درویشیوں نے درتن آباد کیا جیسا عاشق بیٹھ رہی اسی سکن آباد کیا	عشق میں پیدا کیا غم غم میں جین آباد کیا اکہ دیسی سنگہ نام اپنا روشن آباد کیا	
	نیارسی نے کر کے عشق عاشقی کا فن آباد کیا یہن کے کھنی فقروں نے تو کھن آباد کیا	
میر آہ کا تر بوڑگو کو گیا لامکان تلک دیگر ہو عشق کا روز جب میں دلہن تو مینی آہ کری وہاں جو دیکھا نور خدا کا دوسری پاک نگاہ کری	بی ادلی اب بہت ہوئی کہ نہیں کہاں تلک ساتون فلک کو چیر کر لامکان کی راہ کری اور جہاں میں نہیں پہر کیے مینی چاہ کری	

عاشق صادق نام میرا یہ روشن ہی کل جہان تلک بی ادلی اب بہت سی ہوئی کہو نہیں کہاں تلک	
عجب ناپایا ہمنی اپنی اہ سوزان کے بیچ ہنیں وہ جلوہ ملک دین دیکھا اور غلامی بیچ	حسن جذالی دکھائی دسی میری جان کے بیچ ہنیں ہر مین نہین وہ چمکاتہ تاباں کی بیچ
میری آہ روشن ہے ساتوں مین اور کل آسمان تلک بی ادلی اب بہت سی ہوئی کہو نہیں کہاں تلک	
اسی آہ سی عشق یہ پیدا ہوا اور عاشق نا اسی آہ سی ہوا سخن متانہ مست کلام ہوا	اسی آہ سے جہان مین کے مین بد نام ہوا اسی آہ وہ پیدا محی وحدت کا جام ہوا
میرا آہ ہی لکھی دیکھ لو جان کہ کلمہ قرآن تلک بی ادلی اب بہت سی ہوئی کہو نہیں کہاں تلک	
اسی آہ سی کفر توڑ کے کافر کو بار ہمنی اسی آہ سے پایادہ دلین کبریا رہنما	اسی آہ سی کیا دشمن پارا پار ہمنی اسی آہ سی کر دیا قناریج سارا ہمنی
نہاں سی کہے جہان وہ حق ہے میرا آہ ہی نا تلک بی ادلی اب بہت سی ہوئی کہو نہیں کہاں تلک	
عاشق مین ہمنی بھیر و بھیر کے بھیرا اگر تم اگر تم کو بھیر و بھیر کی تو نکلی گی اس سے آہ کہاں ہلاک کر بھوگی تم بہر کہیں نہین پاؤ گی جسے عاشق کو بھیر و بھیر ادا نہین بجا کر تمہیں جب نہین ہے عاشق کو زور دکھانا اگر تم زور دکھلاؤ تو بہرست گور دکھانا	آہ سی گردن گرٹ پیکا تو دب جاؤ گی تم اگ لگی گی وہ جس سے کل جہان بھیر و بھیرا حق اللہ یہ بات ہی اسکا ہی اللہ ہی واہ قسم خدا کی بات یہ کل جہاں نہین ہے آگاہ جو ہو و نا تو ان او سکونہ زور و شور دکھانا جو ہا کی عشق کے مبدلے او سکو گور دکھانا
عاشق دلکو کہی ستانی سے نہ چین پاؤ گے تم	

آہ سے گردن گر پڑیگا تو دب جاوے گا تم	
<p>ہمیں نامتین نہیں جب ہی میرے پیارے کوئی بھگیا نہیں مر جائیگے گل بن سکا اسیو اسی نہیں ہوتا ہو نہیں آہوئی شمع زمین اوپر ہوا اور سیمان ملین لٹ جائے ہر اک دریا اولٹ جائے تو ان ملین اولٹ جائے</p>	<p>شب روز ہم آپ کے ریتے میں بحرِ غم کی مار ابھی آہ کر کے لگا تو برسیئے فلک سی انگار میری آہ سی ڈرین ادلیا پیرِ سحر ہی سار ابھی گرائے گردن تو گلِ جاں لہوین اولٹ جائے یہ موسم سیاد لٹ جائے سمان تیلین لٹ جائے</p>
<p>مہم تو آپ ہی صلیں ہیں مجھ کو اور ہی جلو اوگی تم آہ سے گردن گر پڑیگا تو دب جاوے گا تم</p>	
<p>وہ انسی تشر دیکھہ لو اب تک نہیں نکلتی ہے عاشق صادق کی گئے رستم کی نہیں چلتی ہے کافر کو وہ جلا دیتی ہے اور محکو چلتی ہے شجر جلا ڈالوں ہزار دن کو سب خجیل بیابان کو قیامت آہ سی گردن دیکھا تو نہیں وہ طوفان</p>	<p>چہرہ شمسِ نیر کو وہ طمان اب تلک جلتی ہے اور چہرہ اسد کو دہلی آدھر اور دہر چلتی ہے میر آہ سی شمع ہی روشن تشر اب تک بی ہے دیکھا لوں دلی میر گریا پ اپنی آہ سوزان کو کرو بہن خاک سایہ ہر اک سے بستی و دیران کو</p>
<p>چہرہ چھاپ کر دے گا عیش سے تو گہرا دے گا تم آہ سے گردن گر پڑیگا تو دب جاوے گا تم</p>	
<p>گیا حشر کو نہیں وہ دنیا میں آباد ہوا نام او میکا اچان میں کافر اور حلاو ہوا شجر اور اپرا دیگی بید دل دیکھئے کہ دن و رات اسکے پیہ شجر دیسی سنگ مراد لبر خدا ہو دے</p>	<p>جسے عاشق کو چہرہ پہرا و سکا گہرا ہوا دفعہ او کو ملی اور وہ بہت سی بید ہوا صدایہ عاشقہ کی ہی پہلا ہو پہلا ہو ادسی نام روشن ہو جو الفت میں جلا ہو</p>
<p>نیر سی پیہ کہے اگر کالی گفتہ گاؤ گے تم آہ سی گردن گر پڑیگا تو دب جاوے گا تم</p>	

<p>پہول پہول کے گڑھے ہر اک پہول قدم کے          نین کے تیری دم کے گڑھے کے نین کے          قدیم خدا کے در میں سر پہ گمشدہ کے          اور نہ زبان میں دیکھی تو وہ کسی اسباب سے          تو جو دیکھ کے ہر اک پہول پہول کے</p>	<p>باغ باغ پہول باغ آج پہول کے باغ ارم کے          زلف نسل دیکھ چھین کیا سنبھل چن کے          پہول پہول پہول پہول پہول پہول پہول پہول          اگر نہ لب نہ صدق لال لال لال لال لال لال لال          اگر چہ مسکرائی اور کرسی کی بات تو رہے</p>
---	--

کون ہی خوشبو جو نہیں ہے نہیں تیر دم قدم کی  
 پہول پہول کے گڑھے ہر اک پہول قدم کے

<p>خدا سین تو دہن میں سر طوطا لکلی لکلی          دھوب لگی ہم نہ دشت کوی نہ اس مکی          شو دکھا یاد بہار اور یاد حیات اوس گل کا          بکلیں میرا قمری کے کھائے مان میں کا</p>	<p>خوار کو دیکھ کے گل کتاب تیر لک کے          ہر پہول پہول پہول پہول پہول پہول پہول          خدا دل سے گل غنایت اور ہر اک گل کا          مجھ میں نہ تھے اور مجھے غل پہول کا</p>
---	---

شاخ شاخ ہو ہری شجر کی لگے قلم ہر قلم کے  
 پہول پہول کے گڑھے ہر اک پہول قدم کے

<p>چاک گریبان کیا فاش کہا کی گوی گل ہر مکی          بن بن کے شہیل پہول پہول پہول پہول پہول          مہکتے لگی الفت کی وہ تجھ گلہ سے          خار کی بات نہ توئی کوی کہی موندہ سے</p>	<p>نظر تیری جیو گشتاں کے تیری پہول پہول          وہ ہی نزاکت آپ میں یہ کہا جی ہی میں          ہوا مرغان چین کا دماغ ترلو سے          حلفت میں کس طرح تیر کردن کون موندہ سے</p>
--	--

لگے جانے تو ہی تیری اک ترے شبنم کے  
 پہول پہول کے گڑھے ہر اک پہول قدم کے

<p>خدا مطلق نام نہیں رہا گلہ کی وطن کے          کہی دی شکار خیال تو حید معرفت سخن کے</p>	<p>میر جہا پادل ہر پہول پہول پہول پہول پہول          جہک جہک کسب کرن لیاں عہد تیر جن کے</p>
--	---

گہنچا نقشہ میرے دل پر ہے میری صفائی کا کسی کو تاج بخت اور کبیکو تخت شاہی کا	جیسی صورت آنکھو میں اور سہ جلوہ آہی کا گدائی ہو کو دی جسمیں یاد عوی خدا کی کا
نیارسی کہی عصب مہلک ہی تیری قدم کی پدم کی بیج پہول پہول کے گریڑی ہر ایک پہول ہر قدم گر بیج	
عشق ہے خانہ بے پیر اس بے چین بخت ہے عشق میں جے جانا ہے سمجھا ہے جی جانا ہی الفت میں بسوا ہوتا بس یہی اثر دیا ہے پہنچے جو عشق کے ہند میں دنیا سے کل ہو بہرین خار دیتی میں جو گلشن میں بہن گاہ	دیگر لطف اویکو ہو حاصل جسے عشق کی جاہت ہے جانا جانان کے در پر جان بیج کر جانا ہے نادان کو دل دیا جس نے وہ عاشق دیا ہے مڑ کوئی ادھون نے خیا سب گہر در گئی لوٹی کشتہ بین سیر دل پر وہ کانٹ لگ کی جو لوٹی
عشق کے بیمار دلی روشن عالم بیج شاہت ہے لطف اویکو ہو حاصل جسے عشق کی جاہت ہے	
حکیر جلانا عاشق کے حق میں یہ بگڑا تو ہی تن کی عیانی کو سمجھے یہ خوب بجا رہے ہو جو عشق میں غلغلہ ہی ہزار ہوتا ہے جو دل کو چھین لے دلدار ہوتا ہے	اتش غم سی باپنی اٹھون بہر لگاؤ ہی عشق میں بگڑا تو ہی عاشق نہیں کی تباہی شعر کمالی سر جو الفت میں دہی ہزار ہوتا ہی اور انکھیں بند کر دیکھ اوسی دیدار ہوتا ہے
زور دے وہی عشق میں جو کہ ہوا نقاہت ہے لطف اویکو ہو حاصل جسے عشق کی جاہت ہے	
قید جہان سے جوئی دھجی دام محبت میں نہ رہ جائے کیسے بس میں کہ نہو گدہ دلبر دین بس جائے محبت میں جو دل انھی دہی بیدا ہو تار وہ نہتا ہی اجوا صنم کی غم میں رہتا ہے	لگاؤ دین کی تیرے عشق کی تیرے میں سر جائے کری دستگی سائی لہجی جس گل کار سن جائے شرف ہوتا ہی او کو جو کہ زرا الفت میں آتا ہے لالائی تن کو پٹی میں نا اپنی من کو ہوتا ہے

	مرا عشق کا یہی کہی راحت ہے کہی کجی ہی لطف اوں کو حاصل جسے عشق کی حاجت ہے	
ہر اک کان ہے اوسینا کہنیں گہری اپنے آلوچہ ہی پائے دہی اللہ گہری شعر تہ تختہ ماتہ سے بلوچی کچھ جو قلم سے سوزا کی اور ہم کچھ نہیں اپنی قسم سے	نعم کہنا عاشق کے حقیقین یہ نعمت ہے بہتر ہے اوس کو خون نہیں کیا جی وادوں کا ڈر ہے پیر علم کا دفتر الف بے تہ ہم سب کی قسط اس عشق کی ملت بین نہ نام نہ صدم سے	
	وہی شکر کہی بنارس کے سخن میں بڑھنا لطف اوں کو حاصل جسے عشق کی حاجت ہے	
چہ مریم کو تو پیر اکدم جینے کی اس نہو ہجر ہے اپنا دوست اور وطن بھڑا اپنا جینا یہی ہے کیسی اذیر ہے جانا اپنا شعر بفراری گہری دل کو بہت بہاتی ہے انتظار یسی طبیعت نہیں گہری آئی ہے	میں عاشق ہوں رنج و الگ گریہ میرا نہو بچنے سے الفت ہی سبکی سے یار اپنا اگلی حشمت یاس میں کھانا ہی نعم کھانا اپنا فرقت یار وہ کیا کیا مری دکھاتی ہے وصل ہوتا ہی تو وہ بات چلی جاتی ہے	
	رنگ رز نہ نہیں ہوا پنا اور چہ میرا ادا نہو چہ مریم کو تو پیر اکدم جینے کی اس نہو	
یہی خوشی ہے جو اوس لبر کی یاد میں رہنا وضو ہی بہتر ہمیں شکونسی منہ کا دہنا ہے شعر تہیری آنکھ میں جو ہر اک حکمت میں دیکھو دید کی ہن اب یہ کب چھٹے ہن	جو عشق صادق ہیں کی نیت جانکا کہنا ہے خاک کے سوسے بدتر نیا اور چاند سونا ہے ٹپک کی آنسو جو خار پر ڈلکتے ہن یہ ست دونوں ہن اور دو جہان کو نکلتی ہن	
	جو ر و ظم اور حجامین اپنا دست ہوتی جو نہو چہ مریم کو تو پیر اکدم جینے کی اس نہو	



<p>پیارا ہوا کہ بچتی ہی اس خون گوارے سے          کام نہیں کاشی سے مجھے نہیں اگر اور دینے سے          اتش عشق سے جگر جگر تر ہوتا ہے          اور بچری سے دل ہرگز نہ خیر ہوتا ہے</p>	<p>واقف ہوا ہونین اپنی چاہ ذرا قریبی سے          اور نہ اگر زمین در نیکی نہ مطلب جینے سے          زیر سایہ سی صلم کی یہ زبر ہوتا ہے          نفع ہی عشق میں ہی جو ضرر ہوتا ہے</p>
--	---

اگرچہ قتل نہیں ہو دین ہم تو کام عشق کا اس نہو  
 مجھ مرخص کو تو پیر اکدم جھینے کی اس نہو

<p>در نہار دلبر ہے ہر وقت اسی باری ہے          سوکھ پر نہو کہ وہ نالختی سدا پکار ہے          غصہ یار میں اگر جان کی باز ہو جا کے          چاہے ہمیر ہو جھیا یاد غازی ہو جا</p>	<p>بیدر دوستی ہی اپنی کچھ نہیں گلہ گزار ہے          جان گئی تو بلا سے نام تو اسکا جا کر ہے          تو طبیعت یہ میر خوبے راضی ہو جا          رضا میں راضی ہیں او کی جو وہ را ہو جا</p>
--	--

نبارسی کہے اگرچہ میرا مشردی ہی اس نہو  
 مجھ مرخص کو تو پیر اکدم جھینے کی اس نہو

<p>کہا یہ مجھ ہی رنج تی گرچہ عاشق میرا پیر نہو          عشق ہی میرا مکان اور بیتا ہوں اس کو          تیر میں کیا ہی لطف مرا کی جو نہو تیر میں          سو کہ گیا چو نہو قہر تیرا ہی رنج تیرا ہی          ہی کہاں تکلیف وہ تو کو تیرا ہی جو تیرا ہی          یہ کہ تیرا ہی عاشق وہ کرے جو جان نہو</p>	<p>تو دنیا میں عاشقی عاشق کی پیر اس نہو          وہ تیرا عشق کہ جبکہ درد نہو دکشا نہو          بیتی میں نہیں گذر عاشق میں تیرا نہو          اسب جہان نام روشن ہے سنو زانی میں          سنس پڑا منصور تو شرمائی او سیاہ دار          ہر قدم ہر تیر ہون پیر دیکھن ہو وہ ذکر نہو</p>
--	---

چو نہو عاشق سب اور اپنا خون مینی کی پیاس نہو  
 تو دنیا میں عاشقی عاشق کی پیر اس نہو

<p>دم بکری رنج اور ہر حیا ہی قیامت تک بایا</p>	<p>ادھائی سر سر الم تو دیکھی لطف اس میں کیا کیا</p>
--	---

سرخ ہی کہتا ہی جو عاشق پکا ہو تو اور کوا سر کو کاٹ کی سر کو جوت ہتیلی سپر رکھا کر دیا تختہ تباہ دہلی کا ابا دڑتی ہے دہول دیکھ اب گلستانین وہ کبائینگے پہول	طلمی سب طلق نہ ڈرا و جوت نہ اپنی دلیں کہا اوسلی وقت سی نام مطلق نہ بادشاہ کا رکھا کیا خطا سترد کی تھی تھی شاہ کی مطلق گر کر می یہ عرض عاشق تو خدا کو ہو قول
---	--

سرخ نی یہ فرمایا عاشق کو میرا کچھ پاس نہو تو دنیا میں عاشقی عاشق کی پہر پاس نہو	
--	--

آریے جہا میں نہیں کہہ این جو عاشق ہیں کہنہ نقیلین بکائے کردہ لاکہ جہ کے دی جسے جوری جو رہا کہ جو جابین ہیں پہول عشق میں بازی سر کی کام دولت کا نہیں جسے اپنا سر نہ بچا کچھ مرا چکسا نہیں	مسندہ سامنی کرین مہر جو جوت مار تیک دریا کو چوڑ نہیں جابین وہ کھیلو رکی تو ہی اپنی زبان سی کہا کرین ہی لوچک اسکے پتھر کھل سمنے اور کوئی دیکھا نہیں عاشقوں جیتے ہی جی تن بدن کہا نہیں
--	--

لاکھ طرح کی جید مون بین گردست ہو شوق نہو تو دنیا میں عاشقی عاشق کی پہر پاس نہو	
---	--

خاکین گہلچا میں گور سے گل ہو کر کی لکھتے ہیں روشن ہون کل عالم میں کھڑی عشق میں چٹے ہیں دیسی گم کی سخن شاعر ایدیا تہہ کو ملتی ہیں یہ کلام معرفت ہی رنج سے راحت ملے غم اگر کہا ہی تو او کو روز پہر نعمت ملے	عجب ہیں عاشق مرگ کے بعد ہی لین پہلے ہیں اونہیں دیکھ کے جو تہہ ہون تو وہ ہی لکھتے ہیں چار و لطف سی واہ کرین بہت جوتی ہیں جو کہ ڈوبا چاہ میں تو پہر دسی جوتی ہیں دید اوس دلبر کا جیتے جی اور باقیامت
---	--

سرخ یہ بولنا رسی سے کہ تو میرا داس نہو تو دنیا میں عاشقی عاشق کی پہر پاس نہو	
---	--

خدا نو گہر عشق تو میں عاشق ہوں سر نوازی کا خدا نو گہر عشق تو میں عاشق ہوں سر نوازی کا	
--	--

تو ہی تو میں غنچہ اوس گلشن میں ہوں	اگر تو زہناں ہے تو میں پتہ اس تنہاں ہوں
ہلکا تو ہی تو میں ہی ہر دم آؤ لگتین ہوں	تو ہی چاہے تو میں ہی با پیار چاہے حق میں ہوں
نیری نہیں تصویر مجھے کہنے یہ نہ رہے مانی کا	شان جو تو ہے تو میں تیرا ہوں تجھ لاثانی کا
جان جو تو ہے تو میرا تیرے ہاتھ میں جینا ہے	تو ہی کیا تو میرا ہی صاف مثل آئینہ ہے
ملنے ہے تو تو مرا تیرے بام سبزینا ہے	اگر تو دستور ہے تو دل مرادانا مینا ہے
تو ہے مجھ دریا تو میں ہی ہوں وہ یلبہ پانی کا	شان جو تو ہے تو میں تیرا ہوں تجھ لاثانی کا
نہ چین جو تو ہی تو میں ثابت اپنی ایمانی ہوں	تو ہی خدا تو میں ہی تجھ جیو انہی جج جانی ہوں
تو ہی تصور تو میں ہی پورا اپنی ہیان ہوں	تو ہی دوسرا تو میں ہی تیرا لہر لہر لہر ہوں
تو ہی لباس سنگ تھو ہے مجھے تن عریانی کا	شان جو تو ہے تو میں تیرا ہوں تجھ لاثانی کا
کلمہ تو ہے تو میری سوا قرآن میں کونسا ہے	تو ہی ایک مجھ دوسرا اور جہاں میں کونسا ہے
نا تو انی میں اور طاقت تو ان میں کونسا ہے	دیسی سنگ کہی بغیر تیرے میرے جانیں کونسا ہے
یہی سخن ہے درد عاشق بنارس حسانی کا	شان جو تو ہے تو میں تیرا ہوں تجھ لاثانی کا
کہیں کہیں یہ گل ہیں کہیں یہ عاشق بلبل ہیں	کہیں کہیں یہ عالم میں کل ہم تو ہیں
کہیں یہ سر یہ کہیں سر لینے کو تیار ہیں	کہیں انارکلی کہیں مضو کہیں یہ دار ہیں
کہیں ایک ہیں کہیں یہ دیکھو بنا شہر ہیں	کہیں تشریف تیرے کہیں خوشیادو کی بار ہیں
کہیں بنے خاموش کسی جا پہ شور و غل ہیں تو ہیں	کہیں یہ گل ہیں کہیں یہ عاشق بلبل ہیں تو ہیں

کسی بہ شمع کہیں شمع میں تو نہیں کہیں یہ تشراب کہیں یہ سکہ نہیں تو نہیں	کہیں بے سیما کہیں یہ بالی بچہ نہیں کہیں بے گھر کہیں یہ ماسٹر تو لی سہتر تو نہیں
کہیں بے گل میں کہیں یہ عاشق بلبل نہیں کہیں بے گھر کسی جا پہ ساقی مکی نہیں تو نہیں	
کہیں بے بند بنی کہیں یہ خدا خدا کا تو نہیں کہیں کسی باس میں کہیں کسی دور میں	کہیں یہ سگ کہیں جلوہ اور کہیں طوطی کہیں ملائی کہیں یہ سیران اور حوریں
کہیں بے پشائی کہیں اور حیرت کا کل نہیں کہیں بے گل میں کہیں یہ عاشق بلبل نہیں تو نہیں	
کہیں بادشاہ بنی کہیں یہ کمرہ کی فقیر میں کہیں بے بنی کہیں یہ کمان کی تیر میں	کہیں بے مریب ہی میں کیجا اور کہیں یہ سیر میں کہیں بے سبب میں کہیں یہ پروردگار میں
کہیں بے گل میں کہیں یہ عاشق بلبل نہیں کہیں بے گھر کسی کوئی نہ دیکھو تم بالکل نہیں تو نہیں	
ای گل تیرے لبت بن گزار رہی ہے اور خار بھی ہے کہیں ارہ اس کا ہی در کہیں تلوار بھی ہے	دیکھ بڑا لطف ہی عشق میں مار بھی ہے اور پیار بھی ہے کہیں وصل کا ہم سے گزار بھی ہے انکار بھی ہے
کہیں گالیاں چڑھ کر ہیں اور کہیں شرفیاب بھی ہے کہیں بے مضبوط دار میں دار بھی ہے دیوار بھی ہے	
کہیں طوق گردن میں پڑا اور کہیں چونکا مار بھی ہے کہیں سیر صحرایہ اور کہیں کوئچہ بانار بھی ہے	کہیں بے ہند بدن ہے کہیں تن پر نکار بھی ہے کہیں بے حجت کہیں بے حیدہ دل بہار بھی ہے
کہا لیلے سی مجنوں نے اب صلح بھی ہے کڑا بھی ہے بڑا لطف ہی عشق میں مار بھی ہے اور پیار بھی ہے	

کبھی غمت دل لگی کبھی رونا شکو شکایت رہی ہے	کبھی نظر کھینچا نا کبھی نگاہ چار رہی ہے
کبھی گنگ سی لگی کبھی کچھ کرتا دار و مدار رہی ہے	کبھی جلالی کبھی اک اداسی ڈال رہی ہے
کبھی کبھی عیاری وہ اور کبھی وہ بیتا یار رہی ہے	
بڑا لطف ہی عشق بین ار رہی ہے اور سیار رہی ہے	
کبھی خم مریو مین جگر کے کبھی بدین فرار رہی ہے	کبھی کستوش کبھی کرتا دل بیزار رہی ہے
دیبی شکہ یہ کبھی میراہ شیخ تنگ یار رہی ہے	جو چای سوکری ابھی داکھا ختا رہی ہے
نبارسی کبھی نیکی بدی دونوں کا اوسے اختیار رہی ہے	
بڑا لطف ہی عشق بین ماری رہی ہے اور سیار رہی ہے	
زلف کو تیرے مار کب تو مار سے کٹواؤں	سنبھل بچان کہ تو بچ میں میرا دسکو لاؤں
قدسی ہر دل نسبت دے تو کہو کہ اس کو گارڈین	اگر صلوٰۃ تیری تو چین سے ابھی اوجاڑ دین
چاکے نسبت دے جو فیصل کے لاسی او کتا ڈین	بچہ مر جان کہ تو دست سے ابھی دکھاؤ دین
کاگل کو گرام کہ تو جال میں اوکو اوجھاؤں	
سنبھل بچان کہی تو چین میں اوکو لاؤں	
چشم سے تیری نگرش کہ تو آنکھ کو اس کی پتھر	دندان کو ہر کہ تو دست سے تیری اور دین
دہن کو غنیمت کہی تو اوکی منہ کو کپڑا ڈور	جانکی نسبت یہ کہ تو جان نہ اوکی چھڑ دین
اگر تیری کا کل ادب کچھ تو کیونکر اوکو سلجاؤں	
سنبھل بچان کہی تو بچ میں اوکو لاؤں	
ذوق کو تیری چاہ کہی تو کنوی میں سے ڈباؤں	پتیانی کو کہی خورشید تو خوب کہاؤ دین
گلی کو دنیا کہی تو گردن اوکی پیاں کو او دین	بہنی کو کہی الف کوئی لکھی تو اوسی پوچھاؤ دین
گسیو کو کہی گھٹا تو اوکا کھٹا کی رتبہ میں اوک	
سنبھل بچان کہی تو چین میں اوکو لاؤں	

زبان کو تیری کہی برکاتوں کی زبان کو نہیں	ہاں ابرو کی ادھی ٹکڑی کو ڈالوں میں
سینہ کو کہی آئینہ تو اسی ٹیکھوں بہاؤ میں	لمر کو تیری اگر مو کہی تو اسی چہلو میں

نبارسی کہی تری بال کی کہیں بھی نسبت سن پاوت  
سنبھل چیاں کہی تو بچھین میں اوسکو لاؤن

قرآن کی سفتیں ہم او کی رخ ناپا سے لکھتے ہیں	ویر لاجواب اوسکو ہم اپنی اسجواب سے لکھتے ہیں
الف کو ہم نہیں لکھیں گے بنی حسن کی لکھی ہیں	بسم اللہ کو چوڑ صفت اوسکی ابرو کی لکھی ہیں
لام کے چہرہ پر نام چھل اوسکی لکھی ہیں	عین کو ہم کے الگ لکھیں ہم اوس رو کی لکھی ہیں

ف کو تیرے کہیں جبین دلی کتاب سے لکھتے ہیں  
لا جواب اوسکو ہم اپنی اسجواب سے لکھتے ہیں

مکتو کو اگر الگ ہم اوسکی رخ خال کو لکھتے ہیں	ہر اک ہم سے بہتر اوسکی ہر اک بال کو لکھتے ہیں
کوئی کہی رخ کوئی دذ کو لکھتے ہیں	ہم اذ کو لکھی ہوں صرف اوسکی جال کو لکھتے ہیں

عرب فارسی ہندی ترکی شتیب سے لکھتے ہیں  
لا جواب اوسکو ہم اپنے اسجواب سے لکھتے ہیں

کل کلام اللہ ہم اوسکی سحر خط کو لکھتے ہیں	اور معنی قرآن کے اوسکی لغت کو لکھتے ہیں
زیر پر سے زیر دست اوسکی قلم کو لکھتے ہیں	پیش سے بہتر نشانی اوسکی قسمت کو لکھتے ہیں

رخ سے روشن اعلیٰ ہم اوسکا قلم سے لکھتے ہیں  
لا جواب اوسکو ہم اپنے اسجواب سے لکھتے ہیں

کلید سے بڑ کر اپنے دلبر کی بات کو لکھتے ہیں	مسلمان ہندو نسے اعلیٰ اوسکی قوت کو لکھتے ہیں
وہ پہنچ ناوان جو اوسکی تعداد کو لکھتے ہیں	وہی نگر دلیر اوسکی ہر کرامات کو لکھتے ہیں

نبارسی تو حساب اوسکا حجاب سے لکھتے ہیں  
لا جواب اوسکو ہم اپنے اسجواب سے لکھتے ہیں

دنیا میں ہون پہنچے کو سنو دیکھا ہوا ہے  
کوئی بد بیز خاک ملی اور سلی کھنی ڈکے ہی  
کوئی سوئے ہو کو سٹھ نہایت سے کو چٹا رہی  
جو دیکھا تو کچھ عاشقوں کا پنتہ نرا لا ہے  
کوئی رنگا لی سر برکہ اپنا بھیس لی ہے  
کوئی پیڑا لی کان کو سینے میں مدھ کی ہے

کیسے کیا تلک دیا اور پہنچے تھکی ملا ہے  
پر جو دیکھا تو عاشقوں کا پنتہ نرا لا ہے

کوئی رات دن کھڑی ہیں اور کوئی ہوا دکھا ہوا  
کیسے ایو نہ کو داغ تن پر چھائی کہا لی ہیں  
کسی کو دیکھا تو وہ بھٹو اور دھیان لگائی ہیں  
کھینچا پی سیسے کی مینہ کیس بڑا لی ہیں

کیسکی تن پر چہ نہیں اور کوئی اوڑھی مرگ جہا لا ہے  
پر جو دیکھا تو کچھ عاشقوں کا پنتہ نرا لا ہے

کوئی پیوڑا بنا اور کوئی کچی ہمت ڈنڈی  
کسی کی شہ پر نہ رہا اور کچھ نہیں پتی چھٹی ہیں  
کوئی تپا کر رہا اور کوئی بنی بنی کھنڈی ہیں  
بنا عشق کے کچھ جو فقیر وہ یا کھنڈی ہیں

کیسے مسجد منوالی اور کوئی نے رچا شوالا ہے  
پر جو دیکھا تو کچھ عاشقوں کا پنتہ نرا لا ہے

کوئی کہیں جی ہیں اور کوئی بنا جگت بھنگی  
بنارس عشق میں جیتے جی کایا تیاگی  
بنا عشق کے کیسکی کو نہیں جیتے گری لاگی  
دول نہ مطلق رہی اور دگدگ رہی کرباگی

رام کشن کا سخن بھی سمجھو تم سب پر بالا ہے  
پر جو دیکھا تو عاشقوں کا پنتہ نرا لا ہے

کوچھ جانان کی دلیر گردا کیو ہوا لگی  
ادا ہوا جی جان جو پیکر تیری ادا لگی  
رہا نیم جان نہ اس کو تیرے ترک دوا لگی  
گدا ہوا وہ عشق کی جکے دلیر گدا لگی  
خود ہی مٹ گئی خدا کی یاد مٹا پناہ دوا لگی  
سدا نا تھی کہوں نہ بانسے مجھے یہ پیکر خدا لگی

جو عاشق کی جس کی دلیر ذرا لگی یا سو لگی



<p>رہا نیم جان نہ اوسکو تا بہ عمر تک دوا لگی</p>	<p>رہا نیم جان نہ اوسکو تا بہ عمر تک دوا لگی</p>
<p>دلا دینا دیدن بہت تیرے سے اسی لگی دلا خاک میں خاک رخصت کا لگا لگی</p>	<p>دلا دینا دیدن بہت تیرے سے اسی لگی دلا خاک میں خاک رخصت کا لگا لگی</p>
<p>عشق کی پیار دیکھو اور کوی دوانہ ترس لگی رہا نیم جان نہ اوسکو تا بہ عمر تک دوا لگی</p>	<p>عشق کی پیار دیکھو اور کوی دوانہ ترس لگی رہا نیم جان نہ اوسکو تا بہ عمر تک دوا لگی</p>
<p>بہلا ہو کیونکہ حسیو تیغ عشق کی پہلا چلا لا مکان حال قد موعین ہر چہ لگی</p>	<p>بہلا ہو کیونکہ حسیو تیغ عشق کی پہلا چلا لا مکان حال قد موعین ہر چہ لگی</p>
<p>تو ہی شمع میں میرا نہ محکو تو تیری وہ لگا لگی رہا نیم جان نہ اوسکو تا بہ عمر تک دوا لگی</p>	<p>تو ہی شمع میں میرا نہ محکو تو تیری وہ لگا لگی رہا نیم جان نہ اوسکو تا بہ عمر تک دوا لگی</p>
<p>تہا جہا میں ہوں وہاں ہرگز کسی نہ لگی جہا وہا میں جو شاعر او نہیں تہا لگی</p>	<p>تہا جہا میں ہوں وہاں ہرگز کسی نہ لگی جہا وہا میں جو شاعر او نہیں تہا لگی</p>
<p>نارسی کو سوا عشق کے اور بات نہیں لگی رہا نیم جان نہ اوسکو تا بہ عمر تک دوا لگی</p>	
<p>بحر خفیف دانا</p>	
<p>کسی نہ تھکے باندہا ہی نہ لگی کوی لسی ہا بدلو ہو تو گندہ</p>	<p>تو جسم جاو جان نہیں جانا اور کون چکا کاہ اب نہ لگی</p>
<p>کے</p>	<p>گروانی میں نہیں جانا</p>
<p>میں خاوت اور میری نہ لگی کے نہ لگی نہ لگی نہ لگی</p>	<p>یہ تہا پناو میری نہ لگی تو ہے چن لو پیکر ہی نہیں کہ لگا لکھنا پر سنا آہ نہیں کہ تو ہے اور ہم ہی کی سوا نہیں کہ تو ہے</p>

<p>خدیو پریشانی بھی نہیں ہے          جس کی فرشتانی بھی نہیں ہے          ان عشق کی سیاہی بھولی          پرستش کر رہی لگا اینچامانی</p>	<p>اتش ہو گل کی بھی نہیں ہے          یہ بنا رسی سمجھ سخن سنانا          وہ اتش اور تن ہو سر جلا دے ہو          میں سنو تو کمالی دیکھی کجانی</p>	<p>ارواح اور غلامی بھی نہیں ہے          یہ کیوں نہیں کہتا خدیو تو          چشم کوئی دیکھو لگا خوں لگا          اور لوگ کجا وں کی سونو کمانے</p>
<p>غم کی کلاں سی بھولی اور لالی          جو بھولی تھی سو بھولی میری بانی          جو وقت وہ یاد لین عشق نگینا          سپری دوستوں کے کر دیا یہ گینا          دل تو پرتو کے اپنا ناز و کلاں          پر عشق نہ اسکی مطلق سنی رہا          تہک گئی عشق کو کبیر گالی گانے          کہی بنا رسی ہم عشق میں نہیں تھی          سابقا بلا ساغر دیا دوس مل گیا          اور جام تو اپنی دیکھا بھی دلا دے</p>	<p>اب سو اندر کی یہ نہیں کر دھکا          نہ اب عشق کی خوب لگا دے ہو          تہا چہ و کارنگ لال سو گیا پیا          حضرت عشق نے مجھے کہا دے ہو          وہ عشق نہ اپنی کچھ خاطر میں          سو سو دو تو نہیں بنا دی ہو          حکو دیکھا وہ لے ڈھول بجائے          جو حق اللہ تھی مینی گاد بھولی          وحدت ہو حسین ہر وں میں لگا          دل سے دے چکا رسی چکر لگا دے</p>	<p>ش بن میں نہیں ہے لگا          وہ اتش اور تن ہو سر جلا دے ہو          اور جام جو لگا لگا وہ جو گیا پیا          وہ اتش اور تن ہو سر جلا دے ہو          دل آہ کر شور و دھوم تھا          وہ اتش اور تن ہو سر جلا دے ہو          کوئی سر سر دے خاک دل کی          وہ اتش اور تن ہو سر جلا دے ہو          اب جی صحبت اگر جی پلا دے          دیدار کی داندہ تو بھی چلا دے</p>
<p>شوق شریک بہر کے پیانہ لا          گلشن میں گلابی رنگ تو شادمانہ          میں بچہ ملا دن تو جی بھی پلا          وہ باہر جس بات نکلی پانی          شیشہ زین ہر تو میرا گھر کی</p>	<p>عشق کی صراحی مے میں کجا نا          معلوم حال ہو شے میں عالم کل کا          جب طوف عشق کا خوں دے دے          قدرت کا قابہ کیر کھام زمین کا          اسی کہ ہو دلی دور کدوری</p>	<p>جی پلا بھی دوس لگا کجا نا          وحدت ہو حسین ہر وں میں لگا          کہتے ان دوس جی بھی پلا          وحدت ہو حسین ہر وں میں لگا          وہ جلوہ پیدا کجا دے ہو</p>

کھیند سی فلکی مراد ہو پورے چشمہ نہیں پہنچا رنگ نگاہی کی ایسی کو بھی سحر مینا نہ مرے	حی مکی چکنا سی یہ دل بسک شکو کو سپر کے کام نہیں کیے چشمہ نہ زیادہ کوئی نہ مت نہ	تجد جو حسین بہر تو کج یہ کہ میری شہر کا دیر ہو کہیں کیا نہ کرے
ایہی بہر نشہ آنسو میں عالم گرا سچ میرے آنسو میں نہ میرا رو رو سپر کے فکر کہ میرے	شکو کو سپر کے کام نہیں کیے شکو کو سپر کے کام نہیں کیے شکو کو سپر کے کام نہیں کیے	شکو کو سپر کے کام نہیں کیے شکو کو سپر کے کام نہیں کیے شکو کو سپر کے کام نہیں کیے
بادام ہیں ترس کے پائین کچھ نہیں بہر ندی نالی میں اوسن پکا عالم آنسو میں جہاں	دیکھا ہنسی یہ پورے سوالی میں جب جہاں کی خم میں میں ہیں اس بادہ کشتی کو لہر لہا	یہ نہیں ہمارے گلشن میں شکو کو سپر کے کام نہیں کیے شکو کو سپر کے کام نہیں کیے
پہنچو نہ کسی نہ دنیا کا کچھ ملے تہا گلیں نہ میرے اور عشق مجھ کی تہا نہیں لہا	ہی ہی سخن عاشق صادق بسک لامکان بھی سہارے کی گلیاں ایک بکر بخون کی صورت پاسے	شکو کو سپر کے کام نہیں کیے شکو کو سپر کے کام نہیں کیے شکو کو سپر کے کام نہیں کیے
منصور جا کر اپنی جان گدا سکہ بانا بیچ دے تو میرے مگر اس سچے کسیر کہ لہا	دیدار کہ خاطر دار یہ کری چڑھا لامکان بھیجے کہ سہارے کی گلیاں راحت کہ کجی رنج و الم لہا	شکو کو سپر کے کام نہیں کیے شکو کو سپر کے کام نہیں کیے شکو کو سپر کے کام نہیں کیے
کعبہ کو سجی سٹیج تہا نہ میں باتیں ہنسے غریب صند بائیں گر بڑی دور کی دور میں گلیاں	بستی کو سجی جا سچ ویرانہ میں زندگی سچ کی اپنا جی جانہ میں لامکان بھیجے کہ سہارے کی گلیاں	شکو کو سپر کے کام نہیں کیے شکو کو سپر کے کام نہیں کیے شکو کو سپر کے کام نہیں کیے
میں کوئی لکھی درد کی اور ہوش سچے ہو توں سر ہو سجی تہا نہ لکھی درد کی	شکو کو سپر کے کام نہیں کیے شکو کو سپر کے کام نہیں کیے شکو کو سپر کے کام نہیں کیے	شکو کو سپر کے کام نہیں کیے شکو کو سپر کے کام نہیں کیے شکو کو سپر کے کام نہیں کیے



جبر سے کچھ نہ ہو تو کچھ نہ ہو جب کہو تو آواز پارسی کی ہے کوئی نہ کرے تجھ کو بہر نہ کرے	عاشق ہو گیا یہ کہان دیکھیں باجدار وہ تیری کوئی نہ کرے تیرا شوق نہ کرے	ابو اسلمہ تو میری میرزا کی کہانی ابو اسلمہ تو میری
چشتون سے تہک ہری سہ جگر جلتا ہے جب دلی اوپر غم کی گھٹا گھر آئے سم جہم سم جہم غنیمت نے جہڑی ہری	جگر برسات میں بھی عاشقوں کا گھر جلتا ہے دلبر نے بدلی نگہ وہ بدلی چہا کے اجل گیا جگر کچھ ذرا پیش نہیں پائی	
اب آہ کا نالا چلا جگر سے بہہ کے کہی پٹ پٹ کے غنیمت بھر رہہ کے	وہ عشق کی آتش دن دن مٹی تہہ کے دل خاک رہو گیا عشق میں وہ کے	
ابسی بارش میں کون بشر جلتا ہے برسات میں بھی عاشقوں کا گھر جلتا ہے		
الفٹ کے آئینہ گوہر حشم تر سے بیکلی کی بجلی سے پریم جل بر سے	آگ آگ انتظار کی میرا دل تر سے دل اور بھی دونا جلتے کو دلبر سے	
اس بارش میں کوئی بر لا تر جلتا ہے برسات میں بھی عاشقوں کا گھر جلتا ہے		
گر کہیں آگ لگاے بجے پانی سے کوئی ایسی کہ برسات میں بھی پانی سے	پانی میں لگی بہر بھی کوئی گیانی سے کہی خیال دیسی تگر اپنی دل جانی سے	
کہی نہارسی پانی میں گر جلتا ہے برسات میں بھی عاشقوں کا گھر جلتا ہے		
سر ہریم سر ہریم میں ہی سنیا س کا دہر کیا کوئی نہ پندت کی سنیا س کا کوئی دہر		

سودھن تو تندرہ نہیں ہے جاگلیں سو جاہن	کرہن کرین تو تیری زہر سیاہ کر توج کیا تینا
تیر لو کہے داتا میں ہر کسوں بچا کر گناہیں	جڑہ کرین تو دھرم گنہ اور پانچے فنی ہاگن
اون کے گت وہی جاہن نہیں ہے کیا جو حجام	کیا کوئی جاہن نیڈت کی سنیا سی کا کون ہے کرم
اسن ہولی بات چلیں جاہن اتی جاہن	موت پہنچ بولیں سب سے کرین سب کدین
انکھ ہوند دیکھیں سکو پر آب دریا میں نہر	پڑسی نہیں لکھو چھوڑا دینا سترندک دین
وہ کیا دیکھیں گے اونکو جسکی درشتی میں لگا ہی حرم	کیا کوئی جانے نیڈت کی سنیا سی کا کون ہے کرم
سوگ کبھی ہر کرین اور روگ کبھی ہر کرین	جوگ کبھی وہ کرین اور ہوگ کبھی ہر کرین
لوگ کبھی ہر کرین اور سوچیں گے کیا ہی	بیوگ میں جوگ کرین سوچو کبھی رہے بندہ
جنگی بابا سے پر تھی پر بابا رہا ہے سکو ہرم	کیا کوئی جانے نیڈت کی سنیا سی کا کون ہے کرم
دیسی گروں کو کہہ دینا پار کینے نہیں بابا	دیہہ کچھ وہ رہیں یہی بابا میں رہیں بابا
سب دھرم ہر دھرم سنیا گھر میں ہر دھرم	چار بد کہت شستر اٹھارہ میرا انکھ یوں تھی
نبارسی تمیوں گن ہن رہت نہ سچے دھرم آدھرم	کیا کوئی جانے نیڈت کی سنیا سی کا کون ہے کرم
نرا کار میں نرا کار ہوئے چھٹا آنا جانا	دیہہ ہا دیکھو ہٹا تارام کو جب سے بچانا
شر تو ہی جڑ و ستو جین اتنا نام میرا	اسنگ تم سرو پین کی نہیں دیہی کام میرا
نہت تھے نیشا تھی اودیت روپ تو رام	سکشی گئی اکش تھی ہے ہر تر دام میرا
لکھیا کرم کو تیاگ کے سمنے ست آتا کو مانا	نرا کار میں نرا کار ہوئے چھٹا آنا جانا

جیو بریم ایکسری سڑ پٹے بڑت لگیان کھسید	اگیاں تو جیونی ادگیاں بنیا بریم اہسید
ترنگ سے جورت ہیں ادنگی کون بدلی کون کھسید	جو چاہیں سو کر بنیں سدایت کی گتھا گنتہ تا سید
چاہی وہ بولیں چاہیں سنیں اوجا ہیں لکین گانے گانا	سزا کار میں سزا کار ہوئے چھٹا آنا جانا
جس ترنگ ہی ایک نام ہیں واٹھو ایک جانو	اسی طرح سی اپنی جیو کو پار بریم کر سچا نو
جیو بریم ہیں بھید نہیں ہے بید باک لکھ کانا	دو لی بہاؤ وہ چھوڑ ہو او دوت کہا ناو
جون پانی سے اوٹھی بلبل پیر جل اندر سمانا	سزا کار میں سزا کار ہوئے چھٹا آنا جانا
اکم ست اور شیر مستہا اس بہا کر ہی جو لکنا	دہ پرانی آپی شور بریم میں اوسچین بھید بچان
کام کرودہ مڑہ لوہہ سوہ نہکار کیٹ بچ مانگان	طے بر نہ میں بریم روپ ہو کر کے چھوٹا ابھی ان
کاشی گر جوتی سڑ پٹے نت گیان یہ بکھانا	سزا کار میں سزا کار ہوئے چھٹا آنا جانا
جو کی دہی جو شکل میں بیٹھے دیکھو سو دین کو	کاج کر ہی جگت کی سب اور لکھی الکھہ تر تار کو
لیجے گا کال بکلا دھیان آتا میں دھر کے	سب میں رکھو اور سبے نیار پورن ہو جو کر
نر بہر ہو کر پھر نہیں کسی نہیں جلی ڈر کے	اپنی آپ میں ایک دیکھو من بہاگ میں دانر کے
جب ہ کا یا تیا ک تب پھر پہچے پرے مار کو	کاج کرے جگت کے سب اور لکھ الکھہ تر تار کو
پر سن چپ اور ہی نر لکم اکرم کچ جانے	دوات بہاؤ الگ شاد دوت گیان بکھانے
مم در اور شدہ سما دی اپنی کو آپی مانے	جیو بر نہ میں ایک بہاؤ کرے من میں سچانے
ہو می بہاؤ تارن کارن دھرے اپنا دتار کو	کاج کر ہی جگت کے سب اور لکھ الکھہ تر تار کو



شرمی گونج جیتے اور چوتھی بدہ پرنی اسی متی	سمیٹوں شرم گونج جو کہ می ہی بال حتی
چراچمی اپنی لکھو دیکھی اوسکی چوڑ گنتی	آپی تیا اور آپی پتر ہے آپی دارا آب پتی
چاہی کر ہی وہ پرے اور چاہی رچے آپ سنا رکودہ	
کلیج کر ہی جگت کی سیا در لکھی اکھہ کر تار کودہ	
پن پاپے الگ ہے سکھہ کھانہ بنیں بچار کرے	برہہ گیان کی چوچا اپنی منہ بارہ بارہ کوی
اتم درسی ہو تو اپنی سب کل کا ادنا کرے	بنارسی یہ کہی وہ جو چاہی سو آپ تار کوی
چاہی کرے وہ نر پیدا اور چاہی بناوی ناز کودہ	
کلیج کرے جگت کی سب اور لکھی اکھہ کر تار کودہ	
دیکھہ تو اپنی آپ کو تو ہی کون کہانے آیا ہے	دیکھہ کتے پیدا کیا اور کسی بچے بنایا ہے
جو تو کہی ہوتی باپ سی پیدا مانی چک جو جاپا	یہ تو غلط ہی ارے تو آپ مین آپ بھایا ہے
دیدا کو کر الگ اور سب دلکا دور چھیلدا کرے	
دولی دور کر ہمیشہ نر بے پد مین کہیلا کرے	
جب تک ہے گیان تیا تک کیم متلا بہائی ہے	گیان ہوا تو اتنا آب مین آپ سمائی ہے
کوئی نیا بر مین چیر کوئی پیش شور کوئی نا ہے	منے دیکھا تو سیکے بھجین گھوٹ کھلائی ہے
سار رہے ہو پھر پڑے جو دکھہ سکھہ تن پر چھیلدا کرے	
دولی دور کر ہمیشہ نر بے پد مین کہیلا کرے	
تواو کو بھان تیر اترس بر مین بتا ہی جو	کر غفلت مین پڑا اور کون منیدہ پر مائی سو
کہو لگی اپنی آنکھ دیکھہ ایک ہی اوسکو سمجھو	کون بھرترا اور تو کس کا ہی اسی تم سمجھو
اتم مین پر ماتم کو آپ دیکھکے درشن میلا کرے	
دولی دور کر ہمیشہ نر بے پد مین کہیلا کرے	
ایک بر تہاؤ نہ ہوا تسی ہی بید کی بانی ہے	اسکو سمجھے ہی نر جو پورا بگیانی ہے

جیسے جلکے ترنگ ہر جل ہی پہنچ سکتے	کئی ہی سنگ بات پہنچا رہی جانی ہے
چھوڑ دھڑکھنی کا گانا نرگن کے فوڈ پیلا کر	
دو لی دور کر سہیشہ نہ رہے پد بین کہلا کر	
اس تمنین اتنا کرشن گواؤ لکا دل	دیگر سنوکان کے دنیا ہی تمنین میرے رس منڈل
کس کرمانی آگیا پاکر بیس محل تیار کیا	اگر باجون کا اوسبھن ہمپورں سبار کیا
چارون کہی لکھل اوسین پاسنہ کار کیا	خوشی ہوئی ہم تو ہتی رس کا دھن بکار کیا
سکوساتہ لی آیا مین دکھلایا ادھن ہون اجل	
سنوکان دی دنیا ہی تمنین میرے رس منڈل	
مین ہوجی مترنگ سدا مین آگیا کاری	بدی رام کا سو سب میرا نو ٹو مین ات سار
نیز کر کن مکھت گنہہ یہ تھا ہمارا تھکار	لگن ہی لقا بہت سذر سو بہا سب دنیا
بل ہی سول بتد ہمارے بہا آواؤ ٹکا نو ٹ بل	
سنوکان دی دنیا ہی تمنین میرے رس منڈل	
ہزار کچھ سو سونا سو سب کہیا ن سنگ آئین	وہ تر سبجین مین یہ کرشن چکر تمنین
کلی سی میرے لپٹ لپٹ کیا کیا ہی تان گائین	بجائی مینی جو مینے اخذ تو سب ملجائین
پریم مین لگن بہن پرچہ نیتا کام لی کیا بہت بکل	
سنوکان کے دنیا ہی تمنین میرے رس منڈل	
نونا ری تمنین تی ورتا سو سب آئین پاس کر	ردم روم کو سکتا سمجھو یا سمجھو اس میر
میرے لیدا دیکھہ دیکھہ تمنین تیرے تراودا میر	برن کرتے مین لگن کو حلت مین بد بیکر
مین تو ہون اتنا کرشن یہ تر میرے منڈل	
سنوکان کے دنیا ہی تمنین میرے رس منڈل	
آئی دمان گویا نیکر گیان پو سکر گوی توترا	مینا ذکو لکھا یہ گویا تمنین مین شکر

یوحن کر کے بائیں ہاتھ رکھ لیا یا ات سذر	کہان تو برنو میری اس کلایا میں ہے چراجر
کاشی کہ سچا نند جتین روپا نرگن سرٹل	سندوکان کے بنا ہی تھین میرے سینہ ٹل
سنت کہیلو ہو لی حسینت محبت لاج رہے	گنی جنون کے اکاڑی الخزابجی باج رہے
گیاں گلاں کے بادل چھپا ہر رنگت برابون	برم بادسی لڑین اور ہرم دنوں کو اور وین
دہریم کا دیا جی سنگ میں نام نارین کا گون	کرودہ ققمہ مار کر کام ششز کو بٹواوین
دیا کی دولت دیتے سکو سنگ میں ہی سراج رہے	گنی جنون کی اکاڑی الخزابجی باج رہے
امیر عجیب کو سنت لگا لی کٹ روپے چلے والا	ہشتم کی ہو کن جھلکتے تیز منین او جبالا
منتر تھیلی سنت پو بہت خوب ہے اعلیٰ	امت زر کو ملین اور کو لکڑی گھٹ کاتالا
نیہ باج کو دیکھیں ہر جن ست سراج کو سراج رہے	گنی جنون کے اکاڑی الخزابجی باج رہے
لو کی لکڑی لٹ لی آئی آتم کی گنی دہرے	ہر سر ہو لی حکا دین دہی انہیں جم سی مرتے
گکیان کی گالی تہی میں سنت کسی سے ہنرین	کسٹ کی کڑی سین کہ لایا کو نرٹل کرتے
سیل ستار دین سادہ ہونام نقار باج رہے	گنی جنون کے اکاڑی الخزابجی باج رہے
رام نام کا شوق صلا دین پر سوات کی بھیجے	جکو مارین واسکی کہہ ہر لگتی ہے پیارے
میں گلے گو بندھی کرا جین گرو گر دہار کے	بہا وہاگ کو کری میں نہی حتی سکو برم چارے
سدہ سنگھ سن پر چڑھیٹے متن لوک میں باج رہے	گنی جنون کے اکاڑی الخزابجی باج رہے
تبر تھم کی سپر بہرے ہیں منت بگرتی اچا ہے	یوحن بٹو گنی جن گنی جن برم پانین ہا تہی

یہی شکر ہے کہ اسی بچہ جو کوئی گاتے	ہو ساگر کے پار ہو سیرم دھام بیک پاتے
نارسی ہر کو یا کیسے نہیں محتاج رہے	گنی جنوں کے اگاڑی الخد باجے باج رہے
کال بلی لڑ کشتی جیتے جگت میں بادست	اونکے دانو کا سینے آج تلک نہیں پایا انت
باندہ لنگوٹا بنی جت اندر کبھی نہ پہنیں ہزاری	نخم کی ہو جن کرن جب چڑھی بد نہیں تیری
کام کر دہ مدو بہوہ ان پانچوں کے کشتی مارے	کال اوپر چا کر باندھی اپنی اسواری
من کو کیا مرید چ تبلائی اوکے تین انت	اونکے دانو کا سینے آج تلک نہیں پایا انت
راخ نام کی کشتی سی جو ہوا بدین زور چڑا	اوکے است تک چا اوکی کشتی کا شور چڑا
پہلوان ہر جگت میں جو کوئی ہی محو چڑا	اوکی تانی کوئی نہیں ہوا کہیں زور چڑا
لوگ زمین دنیا میں کشتی کال کو جیتے سنت ترنت	اونکے دانو کا سینے آج تلک نہیں پایا انت
جو کوئی اونے دست ملا داکر ہاتھ میں جہاں جا	کبھی بچہ نہا نہیں مدت ہی اوکی بس جہاں جا
کال ہنس بچے وہ جکی زامین ہر سر جہاں جا	کپٹ کی بچہ تھے تو پہلوان چورس ہو جا
وہ نہیں گری کیلے گراے چوست گری پھرین ترنت	اونکے دانو کا سینے آج تلک نہیں پایا انت
ہت کوڑا گل لپیٹ گیتی ادیچ سب کوئی کھیل	انہیں جھوٹ کی تو بچ ہر نام دھنڈل گیل
سبل کا باندہ سنگڑا جو گندری وہ دلجو جیل	کھو دی نگہ اری زور تو کرسٹ گریسے جیل
بنارسی سنتوٹھا سیوک کہی بات چو ہر دست	اونکے دانو کا سینے آج تلک نہیں پایا انت
یہ کایا کلا کا کلکتہ آہیں ہے کشتی کالی	تینوں گن گیتن میں تیر بڑا سہارا

من ندر عینک پیرا جی خوشی کھر کھر دھارے	شتر ونگ پیرا کھر سیٹھے پداسن مارے
منتر مدہر مدہ پان کمری ترسی لکھن کھن جی	جھپٹ جھپٹ کی کام اور کدودہ سپ سگھارے
سمتا کا سنگار سچے تن پر مین رہے خوشحالی	
تینوں گن کے تین مین نیر بڑے سو بہا والی	
چمٹکار کی چار بچا اور اختیار ڈونکی مالا	بیچ اوتھکا کھر تر و سول جگت سے نرالا
تھکا چکر کھو جی چار و نظن میر جے جی جوالا	درید ہی کو مار کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا
ڈرتا کادرون باجے اور تن تال بجتے تالی	
تینوں گن کے تین مین نیر بڑے سو بہا والی	
بودہ کھر پینے تن پر بیت پست کی مار گھر	بدہ بید کو پڑھ مین اور دیا دھرم چال چلن
لو بہ موہ دو چند مند مین ان دنوں کی دل دے	ایسے کالی سے کایا مین اکم کی لاٹ پٹے
جگ جگ جگے جوت جس کیرت کی ہے اوجیا لی	
تینوں گن کے تین مین نیر بڑے سو بہا والی	
کرین پھلے کے ہو جوں اور گیان گنگ نبت پئے	جوگ کی جوگن بہا کی بہت اور بہیرون سنگ لے
بدیا کی پرپی چالی اور طلستا کی تلک دلی	کوئی سی سنگ مین کئی سیک پھاگ جوت شرکے
نیاسی یہ کہین میر وہ گھٹ مین کرتی رکھوالی	
تینوں گن کے تین مین نیر بڑے سو بہا والی	
نرکار نرادر تو لی نر بے نر بانے	دیگر اکھنڈ تیراروپ میر گنگا مہار نے
تیری مہا اپار ہے تو ہے آدہ ہوتے	ابر مہا بن مہیش تیرا گن گاوت گبانی
یسی شو بیس کے اور گنگ	وہ اچل جل اور دب ترنگ
پر پی نہیں کبھی جوت تھکا	جو گنگا ایکبار سہا یا
پر مہا جتے شرت پالنا بن کر شو گھارے	دھن مین میر گنگا جی جوا دم پا بیو کو تارے

گفتش جے بدایا کہ برین بدہ بدہ کا دان کین	سویج تیج دی شریہ میں آج کل میں سب کین
سیتل تالی دین حیدر مان ست گن پڑا کین	سنومان جی چاہین تو اک پین ہرین بلوان کین
سیردن جی ہی ہرین ڈرین نہین درجن کو پین	دھن دھن سرگنگا جی جوا دھم پاپیون کوتارے
اندر کا سمر کیسی تو پاؤ کہ سبدرسی بلانار	دھرم باساجی پون تاری کامی کو کوری برم چار
کیسے جو بہکت ہیں وہ تو سیرکریا دھار	دھرم راج جی دھرم تیا دین جو پین تکی تھار
سیرج اپنی تھنسر کہہ سے نئے نام نت اچارے	دھن دھن سرگنگا جی جوا دھم پاپیون کوتارے
تن کے روگ دور کر دیتی ٹری سیداس کی لار	سیدیا سب آج کس من ہیں سید کاندن کین چار
بال سب تیا ک تبا دین نگ سندن بند کما	کر دین پھر کی پوجن تو سکل بہت کو دیون مار
جتنے دیوتے ہیں گے سو سب گرو بہت کو دھارے	دھن دھن سرگنگا جی جوا دھم پاپیون کوتارے
تینت کوٹ دیوے اپنا اپنا دیتے ہیں پہل	ات پر سندر تو ہیں اپنی چٹتا ہی جب گنگا جل
دیسی نگ دیون کہی نہ ہو دیون سرگنگا کو کین	سبے اونچی شیوجی اونچی سید کے اوپر گنگا جل
نارسی کی اودھم پاپا کو دھوین گنگا کی دھارے	دھن دھن سرگنگا جی جوا دھم پاپیون کوتارے
رخ عیان اتار فضا کی قدیاست نازک تن	وہ کہہ میں جادو گر کس حشم سرودھ چھو دھن
رنگ چن گلشن میں سیر کو آیا گلونے کیا حباب	سرودھو بر دیکھ کر زمین پر گر گئی شتاب
گل لعل گل فرنگ جو ہی سرین اور سرنگاب	فدا ادا پر ہو وہ گل گلشن میں ہے نایاب
بجلی چھل زلفین جو پڑی بیچ میں رزنا	مہر شرم سے چہا غیرت سی لگا کھٹنے ماہتاب
اوگلا کہ رزنا کت کہاں سرگیدھی بیچ	یہ رنگ دیو کہاں ہے بہلا یا سمن کے بیچ

کسی حسن کی پہل پہا چین کے بیچ	گل کہاں دیکھ کر سی بلبل تن کے بیچ
نوناں نے قتل کیا عاشق کے تن کی دہلا کی پہن	نگہ میں جادو نر گسین چشم سر قد غنچہ دہن
<p>حلم تباہ قہر میں ہے گریو نکر کے دل کو شاہ کرین</p> <p>کوئی نہیں سنتا ہے جہاں میں طلب کہاں سے داد کرین</p> <p>حس عشق دو دنوں میں تم انگیر ستم ایسا کرین</p> <p>صنم آمل پہن ہر روز تیری تمھاری ہے</p> <p>قصص میں جرح بلبل بجا کر جی سی عاری ہے</p>	<p>حال پریشان ہوا دل کیو کی ہے آباد کرین</p> <p>آپا تو سوا ہوا دلبر کی کس سے فریاد کرین</p> <p>ریخ دالہ غم دیکی عاشق کے تن کیں بریاد کرین</p> <p>شرہی ہے یاد تجھ مہ کی او گل اختر شمار ہے</p> <p>جلالی سی تیر ظالم وہی حالت بہار ہے</p>
دکھا یاد دیدار جگر پر چپے تیری بان کے چتون	نگہ میں جادو نر گسین چشم سر قد غنچہ دہن
<p>دانت سی ہیں سب خلی غنچہ کمان پر و خوار</p> <p>پہر جاوین کہہ سکر جہاں سے نظر پڑی گزہ رخسار</p> <p>چاہہ دقن میں دوبے رہا چاہہ نہی دلسی دلدار</p> <p>نظر اکی جو جانان جان بھی رہی جاجانی سے</p> <p>جھامت کر کر کیا حاصل ہو کر سیکرستانی سے</p>	<p>دیکھئے شکار جہر کو دل کے دل کردی سمار</p> <p>نہی تصور عمر بہر دل سے دور ہو صبر و قرار</p> <p>جہاں کج حسی دیکھا عاشق کی تن کیں کردی رخسار</p> <p>شرکارہ چاہے جٹے ہیں نفرت ہی زانیہ</p> <p>میں تو غمگین ہوں از غم زانم روز گہاں تیر</p>
روز دکھانا صنم نئی نئی ناز و ادا انداز چلن	نگہ میں جادو نر گسین چشم سر قد غنچہ دہن
<p>آج حسن دیکھی جو تیرا دہہ پہ کیا ہی ہری کئی</p> <p>قنا ہو عتاق کا دم ہی نگہ تیر سیر جی کی آنے</p> <p>عشق سے کہو غم جو دکھاو جیخ دنی</p> <p>ہری عشق میں شرور ہر دم جو کر گیا ہی ہے</p>	<p>شیرین ہے پیری لیلے کی جان پر آن ہی</p> <p>چلتے تھت کو بندے کرے آہ میں ہا زنی</p> <p>بہند درد کا بہر ہوا کہی دلسے ہی ہنسی</p> <p>شریای غوی دید و سخن یانی یانی ہے</p>



بے گداز میں میری وہ صنم جو میرا جانی ہے	کے محفل میں کاشی گرد گو کی مہربانی ہے
کہیں شہرِ ناتھ ہمارا سا دل سے لگی لگن	انگہ میں جادو فرمیں چشم سرِ قد غنچہ بہن
فقیر سی خدا کو پیاری ہے	میری کون بچاری ہے
بدن پر خاک ہے سو کسیر	فقیروں کی ہے یہی جاگیر
اما تہ باندہی کھڑی رہیں امیر	بادشاہ ہو یا ہو وزیر
سدا یہ سچ ہماری ہے	لعل خدا سی پیکر ہے
ہے انکا نام سنو درویش	کوئی نہیں پائی اسی پیش
کوئی نہیں جانتا ہمیش	گرم گریہ و زاری ہے
فقیر سی خدا کو پیاری ہے	فقیروں کی ہے
ہے انکار تہ بہت ملت	خدا کی تین ہوا پسند
انہیں مت برا کہو ہر چند	انکے دل پر اسواری ہے
فقیر سی خدا کو پیاری ہے	فقیروں کی ہے
چہرہ پوشی سی میں ہے	چشم ہر تال سے میں ہے
چلن ہر حال سے ہی علی	زخم جگر پر کاری ہے
فقیر سی خدا کو پیاری ہے	فقیروں کی ہے
پانوں میں پڑا جو ہی چلا	وہ ہی موتیوں سے ہے
جام حبشہ سے ہی بالا	اگر کوئی مہفت ہزار ہے
فقیر سی خدا کو پیاری ہے	فقیروں کی ہے
مکان لا مکان فقیر و نکا	نشان بے نشان فقیر و نکا
خدا ہی ایمان فقیر و نکا	طاقت صبر وہ بہاری ہے
موت تک جہنم سے ہاری ہے	موت تک جہنم سے ہاری ہے

فقیہ خدا کو پیاری ہے		
بڑھ کنی بال تو کیا پڑا	اونر گئی کہاں تو کیا پڑا	اگیا مال تو کیا پڑا
ہو گئی کنگال تو کیا پڑا	خدا تو حجاب بار ہے	کاشی گر کو یاد گاری ہے
فقیہ خدا کو پیارے ہے		
تجہ گل کو دیکھی گل گھدینہ کھا گل سا	طرح دیکھ تیری وہ طرح دیکھی پیارے	دیگر طرح دیکھ تیری وہ طرح دیکھی پیارے
بڑی بڑا سردار چکا دین سر سر کے آگے	درشن خاطر کھٹے درویش تیرے در کی آگے	دل برسون پڑا تر تیا ہے تجھ دلبر کے آگے
ذوالفقار ہے زلف تیرا کہ یہ ظلمات ہے	شتر مہر ہی ہے اختر سہی ہے تیرا اندھیرا رات ہے	مانگ سے عین بانگتا ہون آف راسی بات ہے
نازا وٹھائے ناز تیرا سیاب ہوا پارے پارے		
طرح دیکھ تیری وہ طرح طرح دیکھی پیارے		
پیش تھی ہرین پیشانی کا طور نظر آیا	چین چین کا وہ جلوہ چلیں سے دور نظر آیا	حتم بہ چشم ہوئی جیسے وہ شعلہ نور نظر آیا
ابر کا تیرے ہی ابرو طبع بڑا شمشیر ہے	شعر اور لپکتی ہے چھ پل پل میں مار تیرے	ہم نہ ملوانہ قاتل تیرے تیرے تیرے
کرے توحید آردہ اپنی سر پہ چوٹی آکر		
طرح دیکھ تیری وہ طرح طرح دیکھی پیارے		
جو دیکھتے ہیں تیرا جو بن میں جہان پرین	جان بھئی جو دیکھ لیں وہ عاشق بیجان پرین	بان تیرے وہ سپر چہرہ کل عاشق قراں پرین
نظر دیکھی جو تیری وہ نظر بند ہو کر جہنم ہے	شتر اور دیکھی ناک تیری تو دم اوکناک میں ہے	جو دیکھی مل تیرا قاتل تو ہر دل اس کا گھر ہے

<p>دیکھ کر رخسار فرشتہ ہی تو بہر لہریں خسار          طرح دیکھتے تیری وہ طرح طرح دیکھی پیار</p>	
<p>شیریں سخن سیکھ شیریں سخن کو پہونگیا          کلا دیکھتے عاشق کا دل کلا وطن کو پہونگیا          او سے میں تیرے کیونکر ادا ہوں اکسیر کیلے          وہ پہونے سے تو دل کو چھو لے تو جلوہ گر</p>	<p>لکھ دیکھتے لعل قالمیادیں کو پہونگیا          شانہ کا وہ شانہ لنگامین تن کو پہونگیا          تیری رتبہ بنی رتبہ کو دیا رتبہ بہت بہتر          پہلا وہ دیکھی چھو کیوں ملاک و دلچ اندر</p>
<p>تیرا وہ عالم دیکھ کے کل عالم اپنا تن من دار          طرح دیکھ کے تیری وہ طرح طرح دیکھی پیار</p>	
<p>فد کو دیکھتے دیانند دل لعل گیا سب حسب          تن پر تن میں اس کی میں تنہا پہونوں شب          تیری اوس شمع دان کیا حیران و رتہ و بالا          وہ تلوے جسے قتل دار و در سے کر ڈالا</p>	<p>میٹ دیکھتے طرگے لپیٹ عین عاشقی کی          ڈھب کو تیری دیکھ ہم دیاسی ہو گئی بید          مین یادوں کی تیرے پاؤں تو سراپا سی ہے اعلا          ناخون دیکھی تیری کیوں خوشی کا بہری سالا</p>
<p>نیاسی نے جان تیری نظر کی جب وہ ماری نظارے          طرح دیکھ کے تیری وہ طرح طرح دیکھی پیار</p>	
<p>لا مکان ہے عاقبت کا نہیں کہیں مکان ہے دیگر          معلوم ہے محکو جو کہ چیز نہاں ہے          ہوں ضعیف ہر ذل برابر ہواں ہے</p>	<p>جہاں خدا ہی متو کا دل سدا و مان ہے          واقف ہوں در کہتا ہوں یہ بار کہاں ہے          ناطقت ہوں پر مجھ میں برکتاں ہے</p>
<p>جہاں فنا ہے میرے لیکے وہیں جہاں ہے          جہاں خدا ہے متو کا دل سدا و مان ہے</p>	
<p>جہاں جنوشتی ہو وہیں پر شور و فغان ہے          جہاں خبر ہی الفت کا ہی وہیں سامان ہے</p>	<p>جہاں سروی نغہ وہیں آتش سوزان ہے          جہاں لہر سحر ہی وہیں بڑا طوفان ہے</p>

کیا کہوں میں کہتی میری یہی زبان ہے  
جہان خدا ہی مستونکا دل سدا دہان ہے

ہوں لباس پہنے پرہیز تن عریان ہے | بستی کو سمجھتا ہوں میں یہ میران ہے  
جہان سلیمین ہیں میں یہ ہندوان ہے | مسجد میں میرا سبتا کا نشان ہے

عاشق کی آہ ہے یہی تو اک اذان ہے  
جہان خدا ہے مستونکا دل سدا دہان ہے

نزدہ ہی ہے جہان سے ہی بچان ہے | کرتا ہے سیرہ عشق میں جو جیران ہے  
نادان کو ہی میں کہتا ہوں وہ انسان ہے | یہ عقل ہے میری اور یہ فہم کہاں ہے

کہی بنارسی ہر مصرع میرا قرآن ہے  
جہان خدا ہے مستونکا دل سدا دہان ہے

گہرے اوی جو اپنا گہر کہو ہے | دیکھ جو گہر رکھے وہ گہر گہر میں رو ہے  
جولج تھے وہ مہاراج کرتا ہے | اور جان تھے سو گہری نہیں مٹا ہے  
سکھ تیاگی تو دود اور کا دکھ ہوتا ہے | دہن تھی تو پیر دولت سی گہر ہوتا ہے

جولینگ تھے سو پہلوں پر سو ہے  
جو گہر ہے وہ گہر گہر میں رو ہے

جو سردار کو تھے تو پاوے رانی | اور چوٹ بچن کے چور مدہ ہو بات  
جو درپردہ کو تھے وہی ہو گیا نے | منشا تیاگی تو ملے رتہ سن بانے

جو سرد تھے او کو سب کچھ ہو ہے  
جو گہر رکھے وہ گہر گہر میں رو ہے

جو کچھ اچھا نہیں کرے وہ اچھا پاوے | اور صواد تھی تو اہم تہو جن پاوے  
نہیں مانگی تو پہل پاوے جو سن بہاوے | ہے تیاگ میں تینوں لوک بیدلوان کاوے

	جو سیلا ہو کر رہے وہ دل دھو دے ہے + جو گھر رکھے وہ گھر گھر مین رو دے ہے	
اور کام تھے تو ہوئے کام من جیتے اذ کو گو لینے برہم لوک پر جیتے	جو کیش باد کو تھے تو سب کو جیتے کہیں دیں شکر ز نام جنوں نے لیتے	
	اب نیار سی گھر گھر کے برہم لوگ ہے جو گھر رکھے وہ گھر گھر مین رو دے ہے	
وہ اپ ہی اپ ہی ایک اور نہیں کوئی وہی برہا بشن نہیں وہی ہے سکتی سن کی کی نذا مجھے پہلی نہیں لگتی	یہ کلفی طرہ وہاں سے آئی دولی شچ کرمانو کرو برہم سے بگتے ہے سب مین پورا برہم جوتشی جگتے	
	کیوں جوٹ باد کر کے بدہ کہوئے یہ کلفی طرہ وہاں سے آئے دولی +	
ہے چار بیتے اس طرح سے گایا مایا کے بیچ مین کلفی طرہ آیا	مایا مین بتا برہم برہم مین مایا مایا سے برہم شری کری اور گلت رچایا	
	ہے برہم پہل مایا او سکی خوشبولی یہ کلفی طرہ وہاں سے آئے دولی	
ہے سب ہی نیار سب ہی کہتے کابا جس جینی او سکو لکھا وہی سنیا سی	وہی الگہ ز جنن ز کار انبا سی وہ بڑی دور پہ ہے اور سکی پاسی	
	کیوں متا کر کے پاپ کی گٹھری دھولی یہ کلفی طرہ وہاں سے آئے دولی +	
جو کیش باد کو کرے وہ عوط کہاوے کہیں دیں شکر نہیں بہید گیان پاوے	کوئی انکھڑ چہتر سنڈا دنڈا گاوے کوئی کلفی طرہ بہتے خیال نیاوے	



سب کی مشاپورن کرتی کوئی کو نہیں پہنچتا سب ہی پدارتھ میں ہمیں اچھا پہل دینی والی	
کہیں بن کر تو بڑا پاپ ہوتا ہے کہیں اگن میں رک کر سیتل تن ہوتا ہے کہیں دان کئی سے ات نروہن ہوتا ہے	دیگر کہیں پاپ کئے سے پن آپ ہوتا ہے کہیں جل میں بس کے روپ اگن ہوتا ہے کہیں دان کئی سے ات نروہن ہوتا ہے
کہیں گالی دینی سے ہی جاپ ہوتا ہے کہیں پاپ کئے سے پن آپ ہوتا ہے	
کہیں بھول جا تو یہ یاد آوی ہے کہیں پون ناما میں ہو سب کھاد ہے	کہیں بڑی تودہ ہر سبھی بھجکا دے کہیں ہوگی بوجت اندری کھاد ہے
کہیں شیش دینی سے ہی شراب ہوتا ہے کہیں پاپ کئی سی پن آپ ہوتا ہے	
کہیں سٹا بجن کہہ نرک تیج جاتا ہے کہیں گروسی کر کہ چلا پہل پاتا ہے	کہیں سٹا بجن کہہ نرک تیج جاتا ہے کہیں گروسی کر کہ چلا پہل پاتا ہے
کہیں بیوگ کر کے بھی طاپ ہوتا ہے کہیں پاپ کئے سے پن آپ ہوتا ہے	کہیں بیوگ کر کے بھی طاپ ہوتا ہے کہیں پاپ کئے سے پن آپ ہوتا ہے
کہیں ات بلوان سے اوہی نہایو گئے کہیں دی سنگرچ ہے اوکی سرپوٹا	کہیں ات بلوان سے اوہی نہایو گئے کہیں دی سنگرچ ہے اوکی سرپوٹا
جو ہوتا ہی وہ آپ ہی آپ ہوتا ہے کہیں پاپ کئے سے پن آپ ہوتا ہے	
پور جو ہر گنت پر گنت میں اولال تن سچے جو ہری دہست گر سچا ادہن سنسکی	دیگر ہمت کا پیرا خریدین جبکہ نہیں کچھ مول وزن سچے جو ہری دہست گر سچا ادہن سنسکی



گیاں کے کٹھڑی گھنٹ میں نہیں بچے کہے | کرتے سود سدا وہ دیا دوکانوں پر لکے

لگن کی لڑیاں لٹکین جس میں کٹ روچ تی لگن  
تہکا ہیرا خریدین جسکا نہیں کچھ مول وزن

چترالی کی جینی لے لپکین کو دکھلاتی | میل کا مول کا خریدین ہر بگتوں سے ملجائی  
دن پردن ہر مول سوا یا لکھن میں کہا نا کہا | ساجی جو ہر جی اگی سبھی جو ہر شرماتے

نہ کر نیکیا لیا تاڑا پاس میں کہا کر کے جتن  
ہت کا ہیرا خریدین جسکا نہیں کچھ مول وزن

جس کو نیکیا چاہتا ہے کسی نفل باہر سے | بڑی دور پر جاسی کہ عقیق حکمت کا لا  
پن پاپے نیار ہو کر لاہوں پاس | فتح نام کی فیر دے ہر بگتوں کے من پہاے

منہکا منہکا پہرین منہین شام شام کر کے سمرن  
تہکا ہیرا خریدین جسکا نہیں کچھ مول وزن

ہنسی اب اس دلو جو ہر کیا یہ سے سچا دانا | وہی ہی جو ہری کہ جسے اپنی دلو ہیچا نا  
اسکی بچپن سکی کان بچ ملک ملک خزانہ | کہیں دیں نگہ وہی ملک جسکا کل زمانا

نارسی نے دلپر کہا کسی لاکہہ وضع کی لگالی لگن  
تہکا ہیرا خریدین جسکا نہیں کچھ مول وزن

شب کو کو کو بکولی بکتے یہ دووا کیہ ہائی | کشتن شتر ہم کہتے ارد ہنگ بہلا  
آدھی میں پر جبا اور آدھی لٹا کی نکالی | آدھے شو آدھے بن مالی جی بہلا  
آدھی مکہ بیدات اور آدھی بیدی کہن آ | کرین آسپین بولا چالے جے بہلا  
کہیں گوراجی سنو لگتے دیکھو سٹ کارو | ادا بارو پ نہیں دیکھا تھا سود کو آج سرت

آدھے سر گٹ آدھے سر گنگ بہلا

آدھی میں پر چند اور آدھی چند کھوٹ | ادھر سو چل اور ادھر سو چنور بہلا

آدھی کہہ لکھن اور آدھی تھوڑے کاہی گور  
آدھا انگ شام آدھا ایک گور بہلا  
آدھی انگ میں ہشتم لگی آدھی لگی سو گند  
آدھا انگ ہے کر دودھ دنت اور آدھا ہی آنتہ

آدھے انگ بستہ اور آدھا تنگ بہلا

آدھی ٹپڑی باجی آدھی کہہ باجی ناو  
آدھی کہہ اُترت اور آدھے ہلا ہکا ملو  
آدھی انگ میں ہربا ورتے انگ میں ہونیم  
آدھا انگ ہے کرم رہت اور آدھا انگ میں نیم

آدھا برہم حج آدھا سہرہنگ بہلا

آدھی کمر میں لگوا آدھی کٹ کچی کسے  
آدھا استن کر گزیر آدھا سندی گزیر کسے  
آدھی سر پیکر ہا کال اور آدھا پان  
آدھی یہ کہی ہے آدھی مہان اکم آپار

آدھی سر نہر نہی ہو گئے دگم بہلا

بہت نوں پیر ہی پیر ہیں کہ پہلو پہ چاکیا ہی  
میں ہن سہو پہاڑ ہمیشہ جیتوں کنتی ہارون  
پیرین چھو تین کالی توانی دلیں نہ بچارون  
جو بہنیکون پانے تو چوٹیں چکے تل درمن محال کیا

ابن چار کالی سوچو تہا پیری طاب بھو ملال کیا ہے

ہمیں خطی سوانح تہہ ہین میں کہ کوئیں چلا گیا  
ہی نواہا سواہم تہہ تیغ نہ ہو کوئیں ہون گیا  
اور بہنیکون چکے تل درمن محال کیا  
پیری اگر چہ چار دس تو دسوں وار دیکھو ان کی

نہ رنگ پنا فری کسی سے میں بات سمجھتا ہوں کال کیا ہے

جو بہنیکون پانے تو چوٹیں چکے تل درمن محال کیا  
اور بارہ راہیں اس میں بارہ سچ سوچ کی تو اپنی منہر  
آلی کر دوسری گیارہ گیارہ ہون ہون ہون

<p>بڑی مین تھیں دوں تیرہ مین تیرا تیرا تیرا تیرا</p>	<p>تو ہی ہر مین کا مالک نظر پڑی جو دسویں</p>
<p>گروں میں مین یہ نیکو مین کا مودہ بیان کیا</p>	<p>جو ہینکون پائے تو چھوٹیں چیکے مل و دھوئے بچا کر کیا</p>
<p>ہی تاسو لہو کا بیوہ پائے تیرا تیرا تیرا</p>	<p>وہ اکی تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ تیرہ</p>
<p>پڑی اٹھارہ پیراں تیرا تیرا تیرا تیرا</p>	<p>اوپر ہی تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا</p>
<p>نارسی کا سدا بنارس نیا ہوا ہے دیال کیا ہے</p>	<p>جو ہینکون پائے تو چھوٹیں چیکے مل و دھوئے بچا کر کیا</p>
<p>پانی کر مرگن کا سپر ہوئی وہاں کی تیرا تیرا</p>	<p>مہان سنوکان کے جیسے نکلی اوکلی سواری</p>
<p>آیا کہ جن کو بیان نذر اور او سین تیرا تیرا</p>	<p>دیکھتے ہی دل سرور گنگا کا ہاگیم کی تیرا تیرا</p>
<p>ادھر ہر مین کی دوت دھلی ہاتھ میں تیرا تیرا</p>	<p>وہ پانی تھا سو تو تن تیاگ کے نیکیا تیرا تیرا</p>
<p>مہان سنوکان کے جیسے نکلی اوکلی سواری</p>	<p>مہان سنوکان کے جیسے نکلی اوکلی سواری</p>
<p>او بہت ہو شن کیری جھپٹ پٹ اپنی لے</p>	<p>سیت لیت لیت لیت لیت لیت لیت لیت لیت</p>
<p>چو کا چینن عطر ارجا سبھی دھوئے دھالی</p>	<p>تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا</p>
<p>میں لوک چودہ ہون کی پانی او سنے سرداری</p>	<p>مہان سنوکان کے جیسے نکلی اوکلی سواری</p>
<p>مورکٹ کر اگر ت کنڈل لگی مین بھتی مالا</p>	<p>ستیس چتر سو برنگا چھوٹی جی جی شبد مین</p>
<p>کہنے کو ستوتی مانگے کتا کار مین مالا</p>	<p>باز و بند نورتن اور کر مین لنگن کا بجالا</p>
<p>ہرے اٹل بہنڈا رادے گنگانے مادی مادی</p>	<p>مہان سنوکان کے جیسے نکلی اوکلی سواری</p>
<p>وہ بیگیا رہنمیں تو برما جی ہو چل گیا</p>	<p>اندر لاد میں نکلیا دیکھ تو بے نشیاں تیرا</p>

شہ اور شہین کے تیرے گھوڑے پہلے دھنکے	دھنکے پہلے دھنکے گھوڑے پہلے دھنکے
گھوڑے تیرے گھوڑے پہلے دھنکے	گھوڑے تیرے گھوڑے پہلے دھنکے
است سدا نونہ سدا سدا سدا سدا سدا	است سدا نونہ سدا سدا سدا سدا سدا
جیتے اور ایوان تو گولی انجھ کی دکن کے	جیتے اور ایوان تو گولی انجھ کی دکن کے
اور سکل باہن کا نہ مادیے لاگی بارے بارے	اور سکل باہن کا نہ مادیے لاگی بارے بارے
مہمان سدا سدا دے جیسے نکلی اوسکی اسوارے	مہمان سدا سدا دے جیسے نکلی اوسکی اسوارے
مہمان جی اوس جی بہرین کے گھوڑے	مہمان جی اوس جی بہرین کے گھوڑے
چیتے کوٹ سیکھنے ملکر سدا سدا سدا سدا	چیتے کوٹ سیکھنے ملکر سدا سدا سدا سدا
تیتیس کوٹ فوج سدا سدا سدا سدا سدا	تیتیس کوٹ فوج سدا سدا سدا سدا سدا
مہمان سدا سدا دے جیسے نکلی اوسکی اسوارے	مہمان سدا سدا دے جیسے نکلی اوسکی اسوارے
جیتے پہنچا کر لول پہلے دھنکے	جیتے پہنچا کر لول پہلے دھنکے
یا سدا سدا سدا سدا سدا سدا سدا	یا سدا سدا سدا سدا سدا سدا سدا
سدا سدا سدا سدا سدا سدا سدا	سدا سدا سدا سدا سدا سدا سدا
مہمان سدا سدا دے جیسے نکلی اوسکی اسوارے	مہمان سدا سدا دے جیسے نکلی اوسکی اسوارے
وہ شان تیری لانا تیرے نظر آتی ہے	وہ شان تیری لانا تیرے نظر آتی ہے
لامکان میں تیرا مکان نظر آتا ہے	لامکان میں تیرا مکان نظر آتا ہے
تونہاں میں از نہاں نظر آتا ہے	تونہاں میں از نہاں نظر آتا ہے
تیری قدرت سبحانی نظر آتی ہے	تیری قدرت سبحانی نظر آتی ہے
ہر جا یہ صورت جانی نظر آتی ہے	ہر جا یہ صورت جانی نظر آتی ہے
اسلم میں تو ہم دکھائی دی ہے	اسلم میں تو ہم دکھائی دی ہے
آتم میں پریم آتم دکھائی دی ہے	آتم میں پریم آتم دکھائی دی ہے

نغم میں تو مجھے بے غم دکھائی دے ہے	آدم میں تو ایک دم دکھائی دے ہے
نورانی تیرے پیشانی نظر آتی ہے	ہر جا یہ صورت جانے نظر آتی ہے
شاہدین تو شہنشاہ نظر آتا ہے	پرواہ میں بے پرواہ نظر آتا ہے
ہر راہ میں تو ہمراہ نظر آتا ہے	اللہ سب میں واللہ نظر آتا ہے
روح میں تیرے روحانی نظر آتی ہے	ہر جا یہ صورت جانی نظر آتی ہے
ہر کار میں تو سرکار نظر آتا ہے	اور شعار میں تو اشعار نظر آتا ہے
تو پار میں مجھے آپار نظر آتا ہے	کہے ہمارسی تو ہی بار نظر آتا ہے
مجھ کو تو شکل ربانی نظر آتی ہے	ہر جا یہ صورت جانی نظر آتی ہے
آتش عشق کی ہر جگہ ہی اس لگی بجائی ہے	حی محبت پلا دے ساقی الفت کے پیمانہ میں
بکٹائی کا ہر عالم اور وحدت کا ہر گہر	تجہ گل کی خوشبو جو حسینہ شراب تو پلا دے
نغم کی غذا ہو کہ ساتھ میں خاصہ ہو یا سدا	اور معرفت کا ہو مینا کرامات کا کام کرا
آفتاب کی ہو کہ روشنی بہر دل دیوانہ مینا	حی محبت پلا دے ساقی الفت کے پیمانہ میں
ہستی کا ہو کہ سرور ہر دم باد صبا ہی چلتی ہو	اور نگاہی موسم ہو ہر گل سے مہک نکلتی ہو
بچی ہیں اور بابادہ کا فوری شہم ہی لبتی ہو	اس محفل کو دکھ کہ ہر محبت کی جہاتی چلتی ہو
ابھڑک اڑھی شعلہ نور ہو میں میرے شانہ میں	حی محبت پلا دی ساقی الفت کی پیمانہ میں
پاس کی کار دلبر ہو ہیر اور بعد کے قفل ہوا	جو شہ خون بھی لین ہو فراق ہی شورش ہوا

نیتہ ساغر صراحی ہو یا گلستان غنچہ گل ہو  
ما تہم میں ہو دلیر کا اتہم ہر بات میں وہ ذکر مل ہو

کباب کی لذت ہو سی حاصل اپنا حکر جلاکین  
مئی محبت پلاؤ ساقی لہنت کے پیمانہ میں

دیار ترادار شفا ہے جسے ملا وہ ہوا  
میں کو نہیں بدیہہ بیٹھ کر نیار سی کہتا ہوا  
چاند سا چہرہ دیکھتے ہی شراہ سوچ آتا  
دستگیر ہو کر حکایتی دستیں دہاتا

کھا خیال تو حید فراہی عشق صوفت گانین  
مئی محبت پلاؤ ساقی الفت کی پیمانہ میں

وہ نور روشن قمری ہر طبقی طبقی کر لیا  
کیا طاقت گراؤ کو دیکھی میرا وہ لبر سی پیا  
وہ لف اف کی اگرچہ بکے نوح کھانے چھوٹا  
ہر ایک پل میں تھوڑی سی چل وہ دم آہی کی کا  
وہ کیو کی تو مٹک میں ہیں تخت میں سیوسل  
بیاہین آہرینہ فلک سے بیاہین آہرینہ آیت قرآن بالکل

ہینا ہی او میں یہ طایر دل عجیب پند ہی جھپٹا  
کیا طاقت گراؤ کو دیکھی میرا وہ دلبر سی پیا

ہی جو نیمین وہ پیشانی اور کتا تھر تھر  
وہ صبح کی کہ رنگ میں خوشی جان میں قمری  
اور وہ صفا حسن کی ہر ایک میں شری شری  
اور وہ تیسرے گویا نگینہ ہر ایک آگہری ریشری

سنی ہی او کی صفت جیہی جہا کی ما تہا زمین یہا  
کیا طاقت گراؤ کو دیکھی میرا وہ لبر سی پیا

وہ آہ و نوح کی ہر سی گویا کمان کیا ہو  
اور تیرگان چڑی ہر چڑی کی نظر یہ کس پر تھکی ہو  
اگر تھوڑا ہو کر اوس صدمہ فی درابہ ہی نہ ہو  
تو گر ٹپیں لاکھوں میں زمین پر نہ ایک پل ایسی ہو

باہین وہ شمع دروم چمکتی یا خیر بران ہنگام  
کیا طاقت گراؤ کو دیکھی میرا وہ لبر سی پیا

وہ چشم آہو اگرچہ کی تو آئینہ ہرگز نہ تھا  
اور سر جہا کر کپڑا ہو کر گراؤ کی نگہ چہ ہو

<p>خجہ فی بیان ٹیڑھی تھیں ہر چہ ہر کوئی کا حال کوئی ہر مردہ کوئی تڑپا کوئی سہکتا اور کھلے</p>	
<p>اوست دیون ہی ہوئی تھی ہر نشہ میں لے ہوئی سیالا کیا تانے کا کار کو دیکھی میرا وہ دلیر ہے سب پر بالا</p>	
<p>وہ ہنسی اور کسی صفت کی صورت کو دیکھی کبھی المہ کبھی شیریں میں آدہ لذت کہ نہ تھوڑے چاہے سرایت</p>	<p>پھر کہ تہنوں کی سہتہ ہی کہ دل تڑپا ہی میرا وہ ہیت یا تین ہوئی اور وہ تھوڑی نہیں ہو گئی</p>
<p>سے اگرچہ جو گوش کر کے وہ اسکی باتوں کی ہیر مالا کیا تانے طاقت گراو کو دیکھی میرا وہ دلیر ہی نہ تیر بالا</p>	
<p>کبھی اگرچہ وہ ہر کوئی تو چھین کے ایسے دھڑات چھت سستی تھی کہ کہا ہوا بقیہ جہان میں جان</p>	<p>جگر گہر کا چھوڑ دیکھی اور نہت پسین لالہ اور سرق ایسی گری تڑپا کے</p>
<p>بیان کردن کیا دھن کلاو کی ہوا تنگ دل نہ بولا جالا کیا تابا و طاقت گراو کو دیکھی میرا وہ دلیر شہ بالا</p>	
<p>ہر نقطہ چہر کی ایک صفت تھی جو عقل اپنی بند کر تھا کوئی نہ تانے میں نہ تانے کی کبھی سہا کینے کا لیا</p>	<p>بیان یعنی کیا زبان ہی یہ پھیدا اور زانیہ ہزار دن لہا کر وڑھ سیاتی کوئی نہ تانے کی لایا</p>
<p>فضل از سب کا ہوا تو دیکھا نہتا رہی نے وہ بار تیرے کیا طاقت طاقت گراو کو دیکھی میرا وہ دلیر شہ بالا</p>	
<p>ہر کوئی عشق کی راہ چاہے جو ہر عشق کا زور شہر دین</p>	<p>میرے بھانجے عشق کیا خوب نہایا جی میرے بھانجے اڑا وہ آہ کا نالہ جے</p>
<p>سب چہرہ دیا گہر بار بار کی خاطر میرے بھانجے وہ گل نظر نہیں سمایا جی</p>	<p>حیدر نسی ہینا میں اسکی عشق میں جا کر نہا عشق نہیں یار کہینے خدا کو پایا جے</p>
<p>ہر عشق میں جو کی ہوا اور نہ تانے میرے بھانجے ہر کسی گردن کہاں جی</p>	<p>کیا نہ کیا داغید خجہ شہ کا جی</p>



میر حسنی جھوٹا عالم بھرا یا	میر بجان بات نہیں کہیں گی	کیا دل کے دل کے جی
عاشقی میں چین آرام نہیں ہوتا ہے	پر نیا عشق سر نام نہیں ہوتا ہے	نیا عشق نہیں یار کہیں خدا کو پایا جی
عاشق صادق غصہ موزا	میر بجان مار سولی نظاری جی	بہت عاشق غصہ موزا
کتنی سید جہان میں محترم	میر بجان گئی جی گئی مار جی	عشتا جی گئی گئی مار جی
لیلیٰ حجون کیا شیریں کیا مسرمد	نیا عشق نہیں یار کہیں خدا کو پایا جی	نیا عشق نہیں یار کہیں خدا کو پایا جی
نہیں جی عشق بے لطف اور	میر بجان اس میں ٹرا لاجی	کہیں جی اس میں ٹرا لاجی
ہر وقت نہ شہر رہا کرتا ہے	میر بجان پر کوشش کو بہت جی	کہیں جی شہر رہا کرتا ہے
میر بجان جان نے جام پلایا جی	میر بجان پر کوشش کو بہت جی	کہیں جی شہر رہا کرتا ہے
ہم ہمارے کہہ کے سخن لکھارا	دل عشق میں اپنا کر دیا پارا پارا	نیا عشق نہیں یار کہیں خدا کو پایا جی
وہ جہلم تیرے فلک میں نہیں	میر بجان ہر تک بھی شرایا جی	نہیں کہاں دیتا تیرے فلک میں نہیں
کیا خدایا تیرے شان جان	میر بجان ٹھاکر دلیں اپنی جی	سبھی کام کدھو دلیں اپنی جی
پروردہ نور طرز جی	میر بجان ٹھاکر دلیں اپنی جی	تجھے خواب میں دیکھ گئی شہر کو جی
کچھ دنوں ملک تب کیا کئے بہتیرا	پروردہ نور طرز جی	نہیں کہاں دیتا تیرے فلک میں نہیں
میر بجان ملک دستک پہرایا جی	نہیں کہاں دیتا تیرے فلک میں نہیں	سبھی کام کدھو دلیں اپنی جی
ہر دم تیرا غم دالمہ مارا کرتا	میر بجان ہر تک بھی شرایا جی	نہیں کہاں دیتا تیرے فلک میں نہیں

دشوار یار دیدار ترا ہر بار	میر یحسانؔ تہیں نظر جی	اے بڑا فسوس کہ تیرا غم نہ رہی
کیا تصور میرا ہے تو مجھے تباہ دے	اک نظر رحم کی ذرا ہمیں دکھلا دے	نہیں دکھائی دیتا ہے نظر و نہیں سمجھتا ہے
میر یحسانؔ میرا اب دم گہرا یا ہے	میر یحسانؔ ہوا عشق کی آتی جی	لاکھوں کی رنج و الم و غم و کھج
عجب جاہ کی آہ داہ نہیں جھٹی	میر یحسانؔ باغشیں کے جاتی ہے	انہیں نہیں تو ملی کوئی گہر ٹھہری آج
ہر دم پر دم رہ رہ کے گہرا یا ہے	والہ تیرا غم مجھے روز کہتا ہے	نہیں دکھائی دیتا ہے نظر و نہیں سمجھتا ہے
میر یحسانؔ عشق نے خوب تباہ یا ہے	میر یحسانؔ تھڑے اسمیں پوری ہے	وہ عاشق نہیں تجھے توڑ دیتی ہے
ہی قبر عشق کی گہر نہیں جھٹی	میر یحسانؔ تجھے جانی منشور ہے	اکہیں نہیں مت میرا دل بھگوانے
اک آئین تیرا آن لیتی ہے	میر یحسانؔ تیرا کہیں تیرا کہیں	پر اور نہ دیکھا کہیں تیرا کہیں
میر یحسانؔ تجھے اسدی بین یا یا جی	میر یحسانؔ تیرا کہیں تیرا کہیں	نہیں دکھائی دیتا ہے نظر و نہیں سمجھتا ہے
ایک تو ب لگ گیا تو کوئی نہ	میر یحسانؔ صبر کہ ملیکا تیرا بار	جسکے جہاں ملک و خلق ملک
نئی جیسے کہا کہ مین عشق	میر یحسانؔ ذرا نہیں ہو مہربانی	بتیا ہوا سیاح زبانی
کوئی لگا دیر ہی پڑاؤ زمان	میر یحسانؔ ملو نہیں اپنی بہم	بھین ہو اس قدر میرا گہرا
حذر کیسے مجھی کوئی واناںک پہنچاؤ	اک نظر رحم کی ذرا ہمیں دکھلا دے	جسکے جہاں ملک و خلق ملک
میر یحسانؔ مجھے دیدار صرف درکار	میر یحسانؔ صبر ہی ہے چرینیا	اویکو دلبری جو کہ اپنی دلگاہ
پر مینو دے کہا کہ اے صبر	میر یحسانؔ چلین جاہیں گدینہ آ	عشق کیا تصور کار سولی پر
جو عاشق مین آہ زانہ نہیں	میر یحسانؔ چلین جاہیں گدینہ آ	عشق کیا تصور کار سولی پر
پروہی شمس طبریز ہوا مستانہ	ہے جسکے عشق کو کل عالم نے جانا	جسکے جہاں ملک و خلق ملک
میر یحسانؔ کیا اپنے دل کو ہشیار	میر یحسانؔ یاد اوس دلبری آئے	رہ رہ تو ہوں دیاں گہرا
پہر دلتی مجھی کہا بہت کل	میر یحسانؔ یاد اوس دلبری آئے	رہ رہ تو ہوں دیاں گہرا



کوٹن مایا ہر یکے ہین کوٹن سیاح ہر یکے ہین	کوٹن متر ہر یکے ہین کوٹن مہا سیاح ہر یکے ہین
کوٹن ہر یکے گچ ہین اور کوٹن گھڑی ترنگ	کوٹن ہر یکے رتبہ ہین اور کوٹن ہین تہ کی ترنگ
کوٹن ہر یکے آنکھ ہین کوٹن ہر یکے رنگ	کوٹن ہر یکے گھر ہین کوٹن آہٹین ترنگ
کوٹن ہری بکلیہ کرین چاہی کوٹن کبلاش کرین ادت کرین چندر کوٹن اور کوٹن تم کا ناشر کرین	
کوٹن ہین بکلیہ ہری کوٹن گوال ہر یکے ہین	کوٹن دہین ہر یکے ہین کوٹن گوال ہر یکے ہین
کوٹن تن ہر یکے ہین اور کوٹن تال ہر یکے ہین	کوٹن سندہ ہر یکے ہین اور کوٹن تال ہر یکے ہین
کوٹن ہر یکے دیت ہین کوٹن ہین دیوتے	کوٹن ہر یکے چکر ہین گرسی سیوتی
کوٹن ہر یکے نادہین کوٹن ہین کہوتے	کوٹن ہر یکے نام کو ہین مکہ سے سیوتی
دیسی گنگہ کہین بنارسی گنگہٹ میں سرافراش کرین ادت کرین چندر کوٹن اور کوٹن تم کا ناشر کرین	
کہیں جیت ہی ساجے شاخ شاخ میں نیاری پہل	کہیں شاخ شاخ میں گہی ہین سیو کسی میں ستیا پہل
کہیں آد میں گچ شہوت کسی میں سیاری	کہیں جگہ پر کرین رنگترہ شریفی سرداری
کہیں لگی اجڑ کہیں لگور کی ہوتا جیت یار	کہیں شاخ میں لگے اندر بڑی بہا بہا
کوئی ڈالین انسان مرد کی ہو رہی تیار	کہیں جگہ پر لگی اخروٹ اور اڑوسر کار
کہیں پہل سے آتم آنوے کہیں لگتے ہین کھل کہیں شاخ میں لگی ہین سیو کسی میں ستیا پہل	
کہیں شاخ میں لگے آوچی کہیں پرالو بخار	کہیں بیدار کہیں پر سر پہلے نیار نیار
کوئی ڈال میں ہوئی پادام سہا سہا پیار	کہیں جگہ میں لگی بوٹہ میں جیسو ستار
کہیں پہل سے کہیں پر گہی لگے بھار	کہیں دیکھا ایک ہی درخت میں ہین ہل ہل
کہیں گوندنی لگی کہیں پر جوم جوم جوم جوم لکھل	



سارا حیات	سدر میں وہ دمکے مک میں کمرش کمرش میں دامور	
سوسم میں سکاو سکاو میں سمیت سمیت میں سکاو اکاشم میں بون بون میں لکن لکن میں بون بون ست میں سارا میں بون بون میں بون بون	دامور میں یاد میں سرم سرم میں سرم سرم جگت میں تہل تہل میں تہل تہل میں تہل تہل تت میں ترگو ترگو میں ترگو ترگو میں ترگو ترگو	
ہفت	ہفت میں بہاو بہاو میں بہاو بہاو میں بہاو بہاو ہفت میں ہفت میں ہفت میں ہفت میں ہفت میں ہفت	
گیا میں گونہ گونہ میں گونہ گونہ میں گونہ گونہ دیان میں یوگ یوگ میں یوگ یوگ میں یوگ یوگ پران میں جو جو میں جو جو میں جو جو میں جو جو	امریچ آدہ میں آتم آتم میں آتم آتم میں آتم آتم بہاؤ میں بنگو بنگو میں بنگو بنگو میں بنگو بنگو بگیا میں جین جین میں جین جین میں جین جین	
ہیل	وان میں مان مان میں آدر آدر میں آدر آدر ہرین اوما اوما میں لچھی لچھی میں لچھی لچھی	
جل میں تلخ تلخ میں تلخ تلخ میں تلخ تلخ اٹل میں لکھ لکھ میں مایا مایا میں مایا مایا جل میں پاپا میں شانت شانت میں شانت شانت	چراچ میں چچ میں کمرش کمرش میں کمرش کمرش پہل میں سن سن میں سمیت سمیت میں سمیت سمیت نزل میں شندہ شندہ میں بدہ بدہ میں بدہ بدہ	
ط	بل میں بریر میں جود جود میں جود جود زور آدر میں جدہ جدہ میں بندسی بندسی	
ناراین میں مرجون ابہ بولٹی سمئے لونی کولی کہو قاجر کو کو لونی تن گایا کاو کہہ اؤکو ہی سچم کائیکا کہی شبدیہ کہہ کہہ کہہ اوس بولی کو حسنی با با وہ بہا کہہ کہہ کہہ	ہر ایک ڈھونڈتی ہیں چنگین دوساں بولٹی کولی ڈھونڈتا اوس تل کو جھین ہارہ ترتر بہت لوگ کہو میں بہو کو کمرش کا پتی ہر ہر ہی ہر ہی بولی چنگین ہر نام ہی ہر ہر	
پتہ	رام رام میں پالی سمئے اور ساین مسب چوٹے	

نارائین پٹھن سر جیون اب وہ بولی جتنے لولی	
کوئی کتنی شگاف ماریں اور کاہنیں کاتیل بھینچے کو دیکھا یا رویہ تو میں سب جو چاہے کھیل من کو مار گئی تھی شمشیر جو گدگدھی دلیر جھیل	کوئی دوسروں سے جڑی سر جیون کی دیکھتے ہر اک افرام ہی دکت نہ بخن اسکو اپنی منین میں تن کو سودہ کے شدرہ کو تم تجو ہوتا اور تجو جھیل
بہت گھوٹنے کھریں میں دھاتو سنتوں نے کایا کوئی نارائین پٹھن سر جیون اب وہ بولی جتنے لولی	
کوئی مارتے ابر کی آہ کوئی بھونکتے ہیں تال کوئی کہی ہم سونا ماریں اور کرین سپہ کوال کوئی کہی ہم چاند ماریں جبین سو کچھ دھن تال	سنائے من کو ماراٹھ جبین کو نہ گوال تھک تھک کی لوٹیں دنیا کو انکو کین ہی کال ان کہوں کو جو کوئی کرتا تھا ہوتا اور حال
جو کہ شخص ہو نکین دھاتو کو اونکی سپہ کے میں پوئی نارائین پٹھن سر جیون اب وہ بولی جتنے لولی	
کوئی کہی ہم قلعہ ماریں جبین سو کچھ شریہ سادہ ہو کا نہیں ہرم جو کہ ماریں دھاتو کی تیر خاک کے زبان رین زمین ہے ہر ایک تیر	گھر کو بیہوش کے تباہ کیا اور امیر سے ہو گئی فقیر کہی دیوی سنگر ہری ہری کہو ہم جھپٹا گئی اکثر زبان سے وہ مرد کو دباوین زیاد سے دیدالین جاگیر
بنیادی کہی امر ہو جگین ہر کی نام کی بے تپوئی نارائین پٹھن سر جیون اب وہ بولی جتنے لولی	
کاہناتے لٹ لٹکا کے لٹکا لٹکا نیا نکال	
سے کر کشی الکھین کسی سے سیرت دہر نہ دہر کالی کالی لٹ کلا کر پختہ نہ تکت دھیرا	کہن گھٹا دیکھ کر گھٹت شاتی جھپٹ کبت نہ ہر رینا سہ سے رت رت نہ نہرات تکت دھیرا
کر سے گئے چھٹکائی	انگنا دیکھ کھراے
لیکنے لیکھ ناکھت الکھید دکت کرشن کی اکا	اکاں نے سنگا کھائی



اکا نہانے لٹ لٹا کے لٹکا لٹکا نیا نکالا		
قد کہ چنچل خیر ہر کے نیر لاکت کچھ تے نیلے	کرین کہ لکیریں لال لکت کھرا بجن تے نیلے	
گڑ لکھی کلھی کے دہائی کے چند کر کے بستی	رسا گرتی تے سریش بہت لکت ہر سرتی	
سرحیت تیر سے پیکے	جداروت دلوگن سے دیکھا	ہر سی جلیتر کیسے سیکھے
کسرت ہر دوں بین بین تی عین کلھی سال		
اکا نہانے لٹ لٹا کے لٹکا لٹکا نیا نکالا		
استد کی گھٹ دکلانت تی ہر لال لچا کے	درش کارین ہر درش تی متاگ کے آئی	
شکر اندر ادک بہت چیز پڑھنے کو کر کے دیا	سر کر شکر کے پیدا دیکھ جیندا اند کتہہ کتہہ	
نن خیدن ہر چڑھالے	اکشٹ پے سیس لگا کے	ہر کچ چڑھت لائی
تند لال کتے کے کال کاٹ دیا اندہا کاتالا		
اکا نہانے لٹ لٹا کے لٹکا لٹکا نیا نکالا		
چر نہ کار نہ دار چار کر تری تال کے کرتا	کہٹ راکشیں لگنی ترانہ تین تال کے کرتا	
سجدا اندہ اند کال کی کال کال کے کرتا	ہر نہ اندہ اندہ اکادہ کر شکر شکر کال کے کرتا	
کچھ کاشی گڑ ہر ہر	دن بین دہیان ہر دہر	سج چرن کے بجن کر
کہا ادہر جیندہر دہیان گیان دکان بند کے والا		
اکا نہانے لٹ لٹا کے لٹکا لٹکا نیا نکالا		
سری گرد ہرنے لٹا لی لٹا لی آنن ہر والا		
ات بچے لٹ لٹ لٹ کی اورت رسن چاکہین	دیکھ جیون ہر یاد دس جہا چاکہ ہر یاد	کھنڈ
شش مندلی کی شش ہر اچا بید بید ہر بید	راہی کھنڈ سے کھنڈ گھوم کی کھنڈ بید	کھنڈ
مونی اکھن من سی	جیت بہات بہت کی سینی	
مانوئے کر شش مہیش ہر کے ناگن کی مانی		



جو کرتا جگ کے کار وہی کرتا ہے	
ایسکا پریشور نہیں مان کرتے ہیں وہ سرگ چوڑ پہر ترک پا کر کرتے ہیں اوسکا سوامی پہر بڑا مان کرتے ہیں	جو کہتا ہم تو نیت دان کرتے ہیں جو دیکھی بست دمن میں ن کوئی ہیں جو کہتا راجہ ہر کا دھیان کرتی ہیں
جو کرتا ہے سودھی وہی نہرتا ہے جو کرتا جگ کے کار وہی کرتا ہے	
اوسکو ہر کہتے اسکی مہتیا بانی اوسکو ہم کہتے یہ تو ہے دھرتانی اس پر تھوی پر ہیں بڑی ابھانی	جو کہتا ہم ہیں بڑی گیشیر گiani کوئی کہتا ہم ہیں بڑی پیر بوانی کوئی نیت کر بیٹا راجا اور کوئی رانی
اس اہنکار سے اسناد دل کرتا ہے جو کرتا جگ کے کار وہی کرتا ہے	
وہ مہرتا ہے پر کبھی نہیں جیتا ہے وہ دودن میں دنیا سے ہو بیتا ہے جو کر کم گیا ہر کے ار نیڑ دیتا ہے	جو کہتا میتی بڑا جگ جیتا ہے جس جیتی یار و آسنکار کیتا ہے اب دی سنگر دل پہٹا ہوا سیتا ہے
کہے بنارس ہر ہیگیت نہیں مہرتا ہے جو کرتا جگ کے کار وہی کرتا ہے	
کر و نر نڈا کر و نر ا کر و دین شرن تھار ردہ سداکے جچے بہر پور کر و اب سوامی چرن ٹون کی جچی دہور کر و اب سوامی بہگتوں میں اپنی شہر کر و اب سوامی	کر دیا اس کے گشت ہر و گرد ہارے سب سنگٹ میری دور کر و اب سوامی اپنے آجے چھوڑ کر و اب سوامی ہم کام تو میرا ضرور کر و اب سوامی
ہو نر ہو پور نر بر مہم ایک اوتارے	

گردن زانده گردن ترا گردن شرم تہاری	
گراہ سے جانچ کو کہین نے اوہا نہ ہے کلمہ سے ناہیہ کو چیرا سر مارا ہے پر بہتر سے بن اب کوئی نہ ہمارا ہے	سب نہ تو اپنے تھے تارا ہے پیر ہاد کے خاطر نہ رنگ تن دھارا ہے جھکو تو نام سری نارانیٹ پیارا ہے
گردن زانده گردن ترا گردن شرم تہاری	کیون میرے واسطے کوی دیر نیواری
برج میں کہیں سے رنگ کیا ہے تھی کٹا سی جاکہ پہر خٹک کیا ہے تھے سب اسرون کا چورنگ کیا ہی تھے	پانچون نڈا کا سنگ کیا ہے تھے کالی کو ناتھ کے سنگ کیا ہے تھے ہر ایک راجہس کو دنگ کیا ہے تھی
گردن زانده گردن ترا گردن شرم تہاری	اب مری پانچ بھوتوں کو مار دھرا کے
سرچہ نوین اپنی میرا دھر لیجے کر مہر پہ ہو کچھ بہگت اپنی دیجے دل بہگت میں تھری سدا ہمارا بیجے	سب قصور میرا معاف اپ اب کیجے پہ عمر سدا دن رات ہر گھڑی چھیجے اک عرض مجھ غریب کی سن لیجے
گردن زانده گردن ترا گردن شرم تہاری	ہری ہر لوتن کی پیر ہوا دکھ ہمارا
رائی سے گر کو دیتے گر سے رائی نر گیا دے جسے تم سے لولا لائی وہ ہوسا گر کے پار او تر گیا بھائی	تم جو چاہی سو کرو ات جدرا آئی سست سست سانچی تیری سوتلی ہو یہی سنگ جن تھری جہان گائی
گردن زانده گردن ترا گردن شرم تہاری	کہے تھاری اب را کو لاج ہمارے
سری گنگا جی تم مم سے	آج بدہ کی گردن تیار سی
میں پالی تم تار تہاری بنی پاپ بہت تھری	
دیکھوں میں اب ایلی کیسی ہو تم را تیرا تم تو یہی کہت ہو کلمہ ہی میرا دیکھا تیرا	میرا پاپ پہاڑ کے سمر کن میں سیرا رہیں کر ڈی نہیں کہوں میرا پاپ نہ سیرا

دیکھو ان کو پر ثوارت جو کڑا کی سیر تم	مین پائی تم تار نہارے بنی باب بہت ہم سے
جسیم دیو پرتی پر کپہی سر کا نام لیو	سیو کی نہایت پتا کی سادہ کو نہایت کام کیو
ہر بہت دین شگ شگ کے نہیں تھو نلے کیو	کپہت بہک پان نہ امرت کو ہی ایک جام پیو
کیسے کچھ کال سی میں لہو لہو ہی ہی	مین پائی تم تار نہارے بنی باب بہت ہم سے
سید پران کہات نہاد ہم پان پو تار	کیا بہت شکر ام کال سے اور جم دیو کو مارا
سنی بات یہ سراج میں کیا باب انیم	گر کوئی اور بہت سی گھر دیکھو نل کیو
اتبو سی لڑائی ٹھانی ہے گنگا جی منی سے	مین پائی تم تار نہارے بنی باب بہت ہم سے
آکی میں جسیم کو لینے کو بڑے بڑے دہار	تب تم موہی بچاؤ تو میں جی ہو تم سے دہار
تمری گنگا میں پش پش ہو جم کی دوت ستر دہار	اسکا اور دیو کی سینا کس بدہ سی جم کی تار
اہو مجھی سمجھا کی جیٹ پٹ پٹ جو جانو میں ہم	مین پائی تم تار نہارے بنی باب بہت ہم سے
گنگا جی پو لین سیر کب نہرو لگا اسکبان	بہتک میں جم دوت بلاو میں کو ہیج کنی دیا
اکی نہ گنگا جل لگا یا نہیں سے نشان	کئی پائی سی گنگا فی وہ باب ہی گنگی تن سہار
یارم بار نہایت جہوں کوں تباہی تم سے	مین پائی تم تار نہارے بنی باب بہت ہم سے
اوسکل دیو تو نے پہل جو مانگو گے تو پاوگی	بن مانگی دیہین گنگا جو اکبار تم نہاؤ گے
شہجی کی روپیا سمین دیہان لگاوگی	اور سر گنگا جل جی ونگی سیس جڑ ماوگی
بیل تر اور اگہ دہتور اسد میں لجاوگی	تب ہو میں بن رسن جب تم دونوں کال بجاو
و کہیں کچھ مانگو تب تم اونسے مانگ کے لاو	بن مانگی دیہین گنگا جو اکبار تم نہاؤ گے
شاہکار دیوار جا جیٹ بنو کو سیس جھکاؤ گے	نیریشپ سے پوجن کر کے لاؤ پہناؤ گے
دھوپ پی نئی دید لگا کر اور شن بدگاؤ گے	تب دیر چھین کے تم سے جی ونگو پوجن شاہ گے
وہ کہے کچھ ہم سے لو تب تم کو کو پہلاؤ گے	بن مانگی دیہین گنگا جو اکبار تم نہاؤ گے
پہاؤ ہم سرن کر کر لاہوں ہر سرتاؤ گے	گندول پہل کہا گیا بہت ہی شٹ اوٹھاؤ گے

تیرے دیوین گے درشن پاواریں جو چاہو گے	یہ کیا کچھ تیرا پنا سکوت خوب سکھاو کے
بن مانگی دیہین گنگا جی جم کلبھا تم نہاؤ گے	وہ کہیں کچھ مانگو تب تم مانگو گی نہاؤ گے
جگتا تہ اور رامیشور میں جگے پاؤ تہاؤ گے	کر سہرے تہو تیرے کما اور چاروں نام پہاؤ گے
جی ہون سکر کدارت تم کیونکر سیتہ بجاؤ گے	اور وار کا میں چھپا کھا کھا کی بدن جلاؤ گے
بن مانگی دیہین گنگا جو اکبار تم نہاؤ گے	وہاں تو تم آپ ہی سنگھوں مانگوں نہیں بجاؤ گے
گنگا جی میں یہی ہی ہی ہو تو ہی نہیں جلاؤ گے	اور کہیں پاپ کرم کر سہو تو پاپ نہاؤ گے
تو ہی تاپس ست ہولی دیوں کی تیرے کبار گے	لات لگاؤ دو وہاں نہایت ہی دھوم مچاؤ گے
بن مانگی دیہین گنگا جو اکبار تم نہاؤ گے	نبارسی کہیں نہ میں کہتی آپ ہی تم پاؤ گے
کر م کے لکھی کو دے مٹائی ہے	جو چاہے سو کری پرہو او کی گت لکھی بجاؤ گے
کال کو دینا ہو کال ہے کہا ہی ہے	کتنے ہی مر گئے تو ان کو یلین دیا جلاؤ گے
ایک ترن میں ترسی لو کہ سائی ہے	لکھا چڑھی پہاڑ کی اوپر میں پور کہہ ہی ہاؤ گے
کر م کے لکھی کو دے مٹائے ہے	سبب نیک سمندر میں ہر تیرے کی سراؤ گے
جسے وہ سدا جو کہہ کو کہا لے ہے	مور کہہ چاہے کو دنیا اک یلین بید پڑاؤ گے
کہو کوئی اوس کے ار تہہ لگائی جی	میں دھوپ میں مانے نہیں پکا کا پانی سہاؤ گے
کر م کے لکھی کو دے مٹائے ہے	نہا کچھ نہی جو اوس کو پار میں نہاؤ گے
اگ کو پائی کے جلائے ہے	بڑھوا ہولی سہاگن اچھین تیرے کو کری سہاؤ گے
شیر کو پیڑے دی بگھائے ہے	بھوکا بہو جن نہیں کری فریٹ بہا کلبھاؤ گے
کر م کے لکھی کو دسی مٹائی ہے	بہرنگی کیڑے کو اپنی سمیٹا آپ بناؤ گے
لکھی بدناؤے بہت چٹلائی ہے	مار کڈ سچی بارہ برسی کے عمر لکھاؤ گے
پرہو کی آگے کرم لجاؤے ہے	سو تو ہو گئی چرخو میں سست کہوں جلاؤ گے
کر م کی لکھی کو دے مٹائی ہے	نبارسی کہی نہر سی پرانی ناراین ہواؤ گے

گو آگن کرشن جی کہیں رہی بولی میں گیہن دو بچن تم کہاں سے گھڑی پائی یہ سنت بچن تب تو گو آگن مسکا لی	دیگر یہ کہا چورائی جات ہو تم چولی میں اسین موہی مانک موتی دین دکھائی اور لگی گالیاں دینے بہت رسائی
مت بولو بیا بچن میری بھولی میں پر کہیں کرشن ہو تم تنگ دکھاو یون کہی گو انہی ہڑاودہر کو جاو	یہ کہا چورائی جات ہو تم چولی میں جو چوری نہیں کری تو کیوں شراو ست کردہنسی کی بات نہ موندہ نھاو
پر کہیں کرشن اپنی بلیان بھولی میں اوسوقت کرشنج ایسی موہنی ڈالی سب کو لگی انگلیاں اوسکی دیکھی بھالی	یہ کہا چورائی جات ہو تم چولی میں گو آگن مدین ہی چور نہ بولی جالی دونوں کچھ لینی پکڑ سہتی بن مالی
نت ایسی لیل کرین کان بھولی میں تہی ہی اچھا گو آگن کی کرشن بجاوین کہیں دی سنگ جو کرشن کی ست گاویں	یہ کہا چورائی جات ہو تم چولی میں اور پکڑ کی بلیان مولی کو کلی لگاویں دہ جیتی ہی جی جیون کت کو یادین
کچھ بارسی کیا ہی انگیا بولی میں ہی اوپر کو آ اور نیچے چکے دوری دور کی اوپر گہرنی چکر کہا دے	یہ کہا چورائی جات ہو تم چولی میں پانی بہتی پنہارن چورا چورے دہ مڈر مڈر دہن بولی موہی سہاو
جب تک دہ دوری کوئی میں آوی جاوی اوس کو لے کے اوپر کھڑی ہزار دہری منہ بند کوئی کار ہی اور پانی در سے	یہ کہا چورائی جات ہو تم چولی میں پانی بہتی پنہارن چورا چوری دہ دیکھی جکی دور لگی رہے ہر سے
جب پنہارن کچھ کام سزا کی گہر سے دہ نت اوٹھ گا کہہ بنی رہی کوری جب اوٹھا ڈول دہ جانی تو پانی اوکے	یہ کہا چورائی جات ہو تم چولی میں پانی بہتی پنہارن چورا چوری پہر سنجی اپنا باغ امر پہل پاوے



اسی کا سیکادہ ڈول اور کون بناوے	جو پورا جوگی ہو تو سوئے بناوے
اوس کوئی کے ادھر نہیں چلے برجوری	پانی بہرتی پنہارن چورا چوری
اوس کوئی پر گنگا جینا سرسوتی ہے	اور مہادیو انباشی پاروتی ہے
تو ناتھ چوراسی ستہ اور بال جتی ہے	نانا پرکار کی اوسمین بیل جتی ہے
ہی راہ دہا کی بہت ہی سانکر کھوری	پانی بہرتی پنہارن چورا چوری
لاکھوں پنہارن ایک ہی دھان پنہارا	اوس پنہاری نے مسکو بہر دل دھارا
جستی پایا وہ نیر تو جنم سدا رارا	کچے بنارس اوسکی گت ایشم پارا
وہ نہاوی اوسمین جسکا پنتہ اگھوری	پانی بہرتی پنہارن چورا چوری

## دیکھو

کسمے لب لال یا قوت زبان برگ گل بھی ام	دم کے نور وہ دم دم دم
ہین چشم بادام می وحدت کا جام	پلاک پیاری تو مجھی مدام مستانہ کوکلام
زلفون کا دام صبح پہ ہو گئی شام	ابرو کا تل تیری سسام مژہ تیر سزام

## دو

چونین جادو بہر اگری لاکھ مین چوٹ	کتے ہی گھیل بچو اور کتنی ہی گئی لوٹ
----------------------------------	-------------------------------------

ادانے تیری کر دیا بیدم دم کے نور وہ دم دم

ملکون مین دھوم حسن تیرا معصوم	فرستی دیکھ لین قدم کو چوم تولی تو ہی صوم
ہوشاہ روم وہ ہی رہے محروم	نہ بایاں تہجو گرد کھی نجوم کبھی نہ ہو معلوم

## دو

عاشق صادق یا کہو اور جان کری قربان	موت کا کچھ نہیں خوف ہو وہ دیکھی شریبان
------------------------------------	--

زبان سے اپنی ہی کہتے ہدم کے نور وہ دم دم

ہم آسک نرم سے ہی ہے نرم	اور جان دونوں مین نور کے اہم
-------------------------	------------------------------

کہاں میں یہ قدم دل جانے دلم | اگر دیکھ چہ رقم صفت میں گریہ قلم یا ہو سیکل

۶۹۹

چا تجھ سچ اور رنگ تیرا خوش رنگ | ایک جہان کی کوئی تو عقل ہی ہو جا دنگ

آپ میں ہی ہر جاوے ختم دم کے نور وہ دم

عاشق مہم مجھے ہے تیرے قسم | بغیر تیرے وہ رہتا تو آہ سر و خیم نم  
بنی جب تک دم بہر و لگا تیرا دم | وہ تیری پامین جھلکے سہل کم کر تو خیم کر کم

۶۹۹

نیا رہی نے عشق میں کہا سر اسر گیان | جو عاشق سمجھے اسی وہ دیکھتا ہارا دیاں

یہ تہوں چہنوں کو نہ مصر نظم | دم کے نور وہ دم دم دم

## حیال دولت سنگ

راگ لکشمی چک سہرست ست آئی دونو | اگر کر آدر سہارا جا بیٹھائی دونو  
بہائی ہو پائی دیو نکلی سب سے سرائے دونو | سب جتنی کنور دست کی من بہائی دونو  
گر گنیش سبھی ہو پونے گہا میں کی دونو | توڑا دینش رام کی بکڑ کی ٹکڑی بکائی دونو  
سینا من آندہ بیا توڑا دینش دیال | اگر ڈالا جانکی رکھو بر کے گل مال

اتنی پر سرام گئی ہو چنک نی نیر چھپائی دونو  
کر کر آدر سہارا جانے بیٹھائے دونو

کونچے توڑا دینش شاہی بچن گر مالی دونو | کسی بہائی ہو پائی گھڑی گھوڑ لکشمی یاد دونو  
کھی لکشمی توڑا دینش رام کیون نیر چھپا دونو | کر سی پت بڑوئی مات جوڑا سے سمجھائی دونو  
بہر میرا توڑا دینش تم کیسے ہو بلوان | یہ تو کچی بانس کی پیرا حین کماں

اگنی پر سرام کی کلا ہاتھ جب ہرنے ملائی دونو

	کر کر اور سبھا را جانے بیٹھائے دو تو
سیاہ رام کا کوتلیا دست اوٹھائی دو تو لیکی پٹو افسوس منتر پڑھے ملو اسی دو تو کر کر رکھہ کھی نہیں کچھ راون سے پار	چٹھی لکھی رام نات مان خلیدی بکا دو تو بہت چیت فی ساہو نہیں انگلین کی دو تو لکھا لکھ رام کی بواہ کا باسٹ مٹی بچار
	سو الواہ بدھ بھوپ تہنیں سیار گھویر بیٹھائی دو تو کر کر اور سبھا را جانے بیٹھائے دو تو
کئی مسزیر میں ستر شکن متائے دو تو کی کئی کوتلیا دیدہ نامی منگلا چار کا دو تو ہو را جید رہیا پوری میں سمیت کھیر سیر	پونجی گھر کے باہر گڑی چلی بہر کے منگلا دو تو کہا جیت خیال دولت شگہ فی شتر عمر گھبرائی دو تو سکھیر بچوں اوپر کری سیارام رکھو سیر
	کر کر سین سیا اور رام آن داسی نے جگا کی دو تو کر کر اور سبھا را جانے بیٹھائے دو تو

## مختصر الطبع

الحمد والمنة کہ کتاب لا جواب لا وئی برم گیان در عشق و معرفت  
مصنفہ نیرسی گرگشائین حسب فرمایش لائیکلی مل کتاب  
فروش جاہ مارچ ششہ اء بارچہارم در  
طبع چشمہ فیض دہلی  
باہتمام منبہ مہارائین  
طبع شد مبنہ  
وکر مرہ

